لا

جھوک جنگ کا کمانڈر

شا ب شہید

Gul Hayat Institute

عشاق کے قافلے

3

جھو جنگ کا کمانڈ

شا ب شہید

1655 7جنو 1718

کٹر شا

سنگت اکیڈمی آف سائنسز

جملہ حقو بحقِ مصنف محفو ہیں

کتا شا ب شہید

مصنف کٹر شا

پہلی شاعت 2011

دسر شاعت 2014

قیمت 150 پے

ر سنگت کیڈمی سائنسز

ملنے کا

سنگت بک شا

عظیم میڈیکل سینٹر

بالمقابل لیب فاطمہ جنا کوئٹہ

فو 0092-81-2843358

Gul Hayat Institute

انتساب

جاگیرد کےخلا جانے لی جھو جنگ کوچھپانے
ما سےکوئی سک دینے لو
کی کنے لو کےما

جیکو کھیڑے سو کھائے

”هواں که کیڑی بواڑت دِه هواں“

Gul Hayat Institute

فہرست

2014 کے یڈیشن کا پیش لفظ 8

2011 کے یڈیشن کا پیش لفظ 15

من پیر سالاما 18

عشق کے گنو لا علا 26

سگ ِ دنیا نقلابی ہوتا ہے 37

نقلا دشمن مکا ترین نسا 47

مدگی متحا لیتی ہے 52

د ما سمند میں جا کرتا ہے 61

چہ بجا شد 67

چوُ بیت یسا کبھی ہوگا عطا شآد 74

2014 کے یڈیشن کا پیش لفظ

بے علمی کے مر بڑ ہیں علم کے جنجا بہت جنجالو بھر شن فکر خیالا کے نو نے پچھلی صد کی آخر چوتھائی میں مجھے پنی لپیٹ میں لے لیا تب جس دنیا سے میں شنا ہو ہی بڑ بڑ نقلابا کا تذ تھا جو یو پی لوگو کے لیے ہم تھے جو یو پی نقلابی سکا نے لکھے تھے مشرقی غت ما بالغ غت کے تھو ہمیشہ پس ماند ہی بڑ پے میں جا معلو ہو کتو بر نقلا نقلا فرنس سے بھی بہت پہلے میر یئڈ دنیا کی تعمیر شر ہو چکی تھی یہیں یشیا میں

صر پنے من پسند ٹکڑ کو برقر کھ بقیہ کو پھینک دینا تا یخ کے ساتھ بد ترین د مدلی ہوتی ہے فربا پر پک یںڈ چو ہی تا یخ میں آ تک کا ہے سی کے خلا نک لحا سے ہر کے خلا تے ہنا ہی سما کو آگے لے جا ما ہوتا ہے متعینا مسلّما کی لفو کا سیر ہنا بد ترین سڑ مد کی طر لے جا تا ہے

Gul Hayat Institute

میر پنے طن چستا میں ںک کسا تحریک جالا یں خا''1574 میں چلی تھی تنی بڑ تحریک سند تک پھیل گئی سو ما خا تحریک کا لیڈ تھا ہم سائنس میں بھی تحقیق کی بجائے تقلید کے یض ہیں سی طرح میں نے دیکھا میر سفر کے سنگ ئے میل میں شا ںس شہید کا خو بھی شامل تھا ظاہر ہے کے ساتھ ہما متبر لین ملا سید سبطِ حسن کے د چا صفحو نے ئی تھی تب سے لے آ تک حیا بخش فکر کے ستے پر چلتے ہوئے ںک نصف صد کے د نیے میں کتنے لوگو کا حسا مند ہو تو شا ممکن ہے دیئیگی آ سا

نظر یا کی جنگ میں شن فکر کو محض ںک محا د پیش نہیں ہے کیثر جہتی دشمن کے بے شما مو چو سے نمٹنے کے علا خود پنی سے بھی ہمہ وقت بر سرِ پیکا ہنا ہوتا ہے شا ںس کے سلسلے میں دخلی موضوعی ئی ہی یہی ہے یہا بے عملی کا ہلی کے علمبرد شا ںس کی فکر کو سینگو سے صوفی گیر عد مرحمت کی طر ہی مو تے ہے آ کیسویں صد کی دسر دئی تک بھی فیو دنشو سے کھینچ کھینچ بت خانے میں سجانے میں لگے ہوئے ہیں تر ِدنیا خاموشی کے پہلو نے تو جبر ستحصا پہ مبنی عہدِ ملوکیت جاگیرد سما کو بچائے کھا ہے ما نے جھو کمانڈ کو عرُسو کے سیلا کے حولے کھا ہے نہو نے مسلح جد جہد نے لے لطیف نقلابی کو کربیتو کی کثافت میں غر کھا ہے جھنڈ جھنڈیو چرسیو بھنگیو کے دھما میں ںدگی کو گھسیڑ دما گیا ہے

ںس شہید کوئی بے تا نیا شخص تھا تو ںک یوٹوپیائی کمیونسٹ تھا جس نے با عد ںک کمیو ئم دما تھا مسا پہ مبنی کمیو کی حفاظت تے ہوئے جا د تھی کی صل جگہ تو مصنفا نظا کی جد جہد نے لو کے د دما ہیں سے ماد تساوٗ کے نبا خانے کے حولے نہیں کیا جا سکتا جہا ہر ر غیر کو ہیر ہر پرد کو ہنس بنا پیش کیا جاتا ہے

ہمیں ہما تا یخ سے کھا پھینکا گیا ہے ہم جو ںک دخشا تا یخ کے ما ہیں ہما خطہ پنی خیز مین بھرپو چا موسمو محنتی نسانو کی جہ سے ہرد حرکت ہلچل کا کر ہے مغر کے قلم کا محققین نے گذشتہ تین چا صدیو سے بہت فعا طو پر پنے کی نسانی سرگرمیو کو قلمبند فلمبند نٹرنیٹ بند کیا ہے کی مثا نگلستا میں جیر نسٹن 1609 تا 1652 کی قیاد میں کسانو کا کر تھا جو Levellers''کے نا سے مشہو ہو تھا سے بھی سرکا فوجو کے یعے کچل دما گیا تھا ہما جھو کمیو کی کئی گنا بڑ کئی گنا طو تحریک سے چھوٹا ہونے کے با جود دنیا بھر میں مشہو ہے جبکہ جھو کسا تحریک بھی تک عالمی تو کیا ہما پنی آنکھ سے پوشید ہے ما پوشید کھی گئی ہے

ہما پو منطقے میں بے شما مرہمتیں ہوئی ہیں مگر شا ںس تو بالکل ںک نئ ںس ئم تا ہے طن دستی خدمتِ خلق ظلم سے ٹکرنے کی نئ ںس ہما تا یخ میں پہلی دفعہ ضح طو پر نسا ''کو پنی توجہ جد جہد کا کر بنا لیتا ہے سی کی بہبود سربلند کے لیے کا تا ہے شا ںس نے خلقِ خد پر مسلط ظلم جبر سے چشم پوشی کو گنا جاںا بھی تک تو بز گو لیو کی کثر ںس میں تھا خلق خد پر ماستی جبر ستبد خود بھی خاموشی سے دیکھتے ہتے دسر کو بھی خامو ہنے کا د دیتے ہتے تھے مگر شا ںس نے سا کچھ لٹ دما نے پنے لہو کی صو نسانی مسا طن دستی کا نیا ئقہ لیائی لا ںس میں نڈ دما

یہی جہ ہے ہم جھو جنگ''کے با میں کچھ نہیں جانتے ا پہ ماتھے پہ بے خبر کی شکنیں نمود ہونے لے ئین کو بتا ما ضر ہے ٹھا ہویں صد کے خر میں آ کے سند کے جھو امی علاقے میں ںک بہت بڑ نقلابی نمود ہو شا ںس کا ما تھا نے ںک کمیو ما مشتر کھیتی با کا نظا ئم کیا لو مین پہ مشتر تے تھے جتماعی پید سے پنی پنی ضر ما کے مطابق خر تے بقیہ سا آمد کمیو

کی تھی جولوگو کے بہبود بیا معذ کی کفالت کا د تھا کمیو کا د ر سیع ہوتا گیا
آ پا کے جاگیرد پیر کے د با سے کسا بھا بھا مشتر مدگی
میں شامل ہوتے گئے جاگیریں ھے جانے لگیں تو جاگیرد نے دہلی سے مغل فو کی مدد
سے کمیو پر حملہ دیا جھو جنگ میں کسا چا ما تک مانے کی سپر پا کے خلا
تے ہے چوبیس ہر کسا جنگ کی بھٹی کی مد ہو گئے مگر ئی جا کھی کسانو کی
جنگ د بڑ نعر پر مشتمل تھی لا مین کی ہے جیکو کھیڑ سو کھائے یعنی جو
کاشت ہی کھائے

یلغا کر فو تھک گئیں معاشی دفاعی دباؤ کے پیش نظر ئی مر د جا کھنے
کے تھے دھوکے کا ہتھیا ستعما ہو فر آ ٹھا کسانو کے پا آئے ور
کی س میں مذ کی دعو د گئی مذ کے لیے جانے لے شا س کو کر لیا
سے قتل دیا پھر بے کسانو کی بستی پہ آ با دکی با کی گئی

شا س شہید کی کسا تحریک یک بالکل ہی نوکھی نئی تحریک تھی میر دعویٰ ہے
دنیا بھر میں کسانو کی سب سے بڑ سب سے طو چلنے لی مسلح جنگ تھی مگر بدقسمتی سے ہم
ہما نسل کے لو سے بالکل بے خبر ہیں میں جب شا س شہید حمتہ علیہ کی د گا
پہ حاضر د ا پسی پر پنے حبا کو چی حا حو ''میں بتاا میں حضر شا س
کی ا گا گیا تو چہر سو لیہ نشا بن گئے حیر سے مجھے دیکھنے لگے لیے نہیں شا
لطیف بھٹائی حمتہ علیہ قلند بادشا کا تو معلو ہے مگر بڑ لی د یش کے
با میں نہیں کچھ بھی معلو نہیں

سے قبل بھی یعنی ضح نظر با کی تشکیل سے بہت پہلے بھی سند چستا
میں کسا تحریکیں مسلح ئیا ہوتی ہی ہیں گو شا س کی تحریک کی سطح کی پذیر ئی
پا سکیں ہی قربانی جد جہد میں سطح تک پہنچ سکیں شا س کی جد جہد

تو ہما خطے کا یک خونچکا با ہے سے ہما نظر سے جھل نہیں ہنا چاہیے تھا
یک دلچسپ با ہے شا س پر جتنے لو بھی لکھ ہے ہیں سب کے سب
کی تعلیما جد جہد نتائج ثر کی بجائے محض نقالی تے جاتے ہیں یو میں ہوتے
تو د سر کی کتابو مضامین تحقیق کو من عن بغیر حو دیے ہوئے پنا بنا شائع نے کی
سز ٹھو د جاتی مگر یہا ھیٹ آدمی ہی کی جیت ہے خو د نشو ہو ما سیاست د
شا س پر کا نے لو کی د سر جعل سا ہے مت بڑ نے کے
لیے پو سند کی تا یخ بیا تے ہیں یا پھر مغل حکمر نو کے جعلی بیٹو بیٹیو کے
تذ سے صفحے کے صفحے بھرتے جاتے ہیں پو کتا میں صل مضمو کے محض چند صفحا
بیز کی حد تک د د ٹا مک ٹوئیا ما نے لے بسیا نویس د نش خو
جھو شر گذشتہ چالیس بر سے میر نگاہو کا کر ہے میں کے لعل
شہید شا س کے مقبر کی ا کے لیے ہمیشہ بے تا آیئے پنے آئیڈ کی
تفصیل دیکھتے ہیں تا د ہو سکے ہم کتنے بڑ نسا کتنی بڑ تحریک کے کی سعاد
حاصل ہے ہیں

مجھے بتانے دیں شا پر تحقیق میں عجیب عجیب دشو ا ہیں سا سو کلا
فا سی میں ہے شاعر میں ہے قلمی نسخو لا ہے میہ شاعر ہر جگہ ہر با میں
مائتھا لوجی سے بھر ہوتی ہے نیز غیر ضر حاشیہ نگا کو تیر کر نے پنے تا یخی مطلب
کی سپی نکالنے میں جو مشکل پیش تی ہے میں نے بھی بھگتی گو صوفی دلپت کے بقو جو مائتھا
لو جی کے پر شک گا کا مد کا لا ہو گا

میر کتابچہ کا پہلا دیشن 2011 میں شائع ہو تھا میر خیا تھا کتا
خاموشی کے تا سمند میں ہلچل مچا د گی شا س پر تحقیق تالیف کے یک بڑ سلسلے کو جنم
د گی مگر سچی با ہے یسا ہو ہو بھی تو نقالی تیسر د جے کی کا چو سے ہو ا

Gul Hayat Institute

لو بالخصو سند میں بغیر حوالے دیے ہوئے دسر کے صفحے کے صفحے چو تے ہیں ا
پھر تصور موضو سے بہت د غیر ضر مو د سے کاغذ کا بھر پنی تصنیف کو ضخیم
بنانے کے چکر میں ہوتے ہیں لے د میر پچھلے کتابچے سے ثر لے جنا ین
شہبا نے **سنگت** میں ک خوبصو تاثر نی مضمو لکھ دیا ننگر چنانے ک سند فسانے
کا ترجمہ دیا لا کانے کے خا چانڈیونے پر نی کتابیں دستا ر بھجو دیں جو مجھ سے
پڑ جا سکیں

چنانچہ میر کتابچے کا پہلا دیشن کچھ سکا جس کی میں توقع کھتا تھا ک تو میں
توقعا بہت کھتا ہو مگر پنی بے لیش ٹھو پہ تھ پھیر قو کیا شا ت کے با
میں خاموشی کو تو ہو گا تنی بڑ جد جہد سر فرشی کی تنی بڑ دستا کو فر موشی کے صحر میں
تر نہیں کیا جا سکتا

سند چستا میں بہت سے د نشو یہا طبقا موجود نہیں ہیں'' کا د تے
تے بہانے پنے پر طبقا کی خدمت تے تے بو ھے ہو چکے ہیں نہو نے
تو ظاہر ہے دنیا کی سب سے بڑ طبقاتی جنگ کا تذ نہیں ا تھا مگر جن لوگو نے طبقاتی
سیاست میں عمریں بتا دیں نہیں بھی بڑ کسا جنگ سے تقو ت حاصل نے کا سوجھا سے
نے سے پنے کا کے لیے Source of Inspiration بنانے کا سوجھا تنی مضبو
گہر بنیادیں ہونے کے با جود ک تحر ک بے بنیاد ہی حیر ہے بنیادیں ہونے کے
با جود کبھی چینی کسا نقلا کی نقالی تے ہے کبھی کو ا نکسلا د کابل کی یو خا جی
جنبی مصنوعی بنیادیں تلا تے ہنے سے ہما تحر ک خود ہی پنی ا کامی کی قبر کھودتی ہی

میں نے سنا ہے یوسف سند نے شا ت پر لکھے گئے میر سابقہ دیشن کا سند
ترجمہ کے سے شائع کیا ہے یقیناً سے کا ثو ملے گا جر لیے نہیں لکھ ہو
جر جر میں موجود ''کا فر ک نقلابی کو ین جی لا بنا لے گا

نئے دیشن میں مجھے شا پہ خصوصی کتابچہ جد نے کا خیا ہی لیے ا ک تو
پہ میر کا معلوما اد ہوئیں د سر لیے خو پچا صفحے بنیں ا ساٹھ ہیر کو ممتا
نما ا اسخت ضر ہے تحر ک صفحو کی جہ سے ہم نہیں ہمیت کی جہ سے کئی صفحو کی
حامل ہے

با ہوتے ہوئے ک تحر ک کو یتیم بن با کے دیکھا نہیں جا سکتا تحریکیں
جا د کی طر ہوتی ہیں کے باؤ جد د ہوتے ہیں سم ہوتے ہیں کامیابیو
ا کامیو کی تا یخ ہوتی ہے پنی سر مین سے خذ د نعر شعا ہوتے ہیں سی لیے میں
پیچھے مر پنی جڑیں د افت کیں د افتو کو کے صل یعنی کش تحر ک کے
حوالے دیا

شاہ محمد مری

ا د

29 جو 2014

Gul Hayat Institute

2011 کے مدیشن کا پیش لفظ

شر بد بلیسیت کی جڑیں بہت گہر ہیں ىک پو قبیلہ ہے جس کا شجر نسب بہت طو ہے صر پنے آباؤ جد د سے پہچانی جاتی ہے بلکہ سی کے تذ تجر با سے تقو ت پاتی ہے

بعین ہی خیر کا معاملہ ہے نیکی خیر بغیر جڑ کے کبھی نہیں ہے خیر کے شجر کا پنا شجر ہے خیر کا پرچم نعر بینر نسانو سے بھلائی'' کا ہے خیر کو مگر دشو ا بہت کٹھن د پیش ہیں کا ر کر سماجی معاملا پہ ہے تو سیاسی معاملا میں سا ہے سے صحت کے شعبے میں چیچک طاعو د کے خلا جد جہد ا پڑتی ہے سماجی مید میں بے علمی بے تفاقی کے خلا ئی ا پڑتی ہے سے ست ستبا کے حق میں حرکت تحر ک کھنی ہوتی ہے کائنا میں موجود دیگر مخلو کے ساتھ بقائے باہم میں مدگی کر نے کی شعو کوشش نی ہوتی ہے فطر دستی سے مسر کشید ا ہوتی ہے کس سیع یجنڈ

ہے خیر کبھی محد د مینی فیسٹو لے نہیں چلتی صر ىک طبقے ىک قو ىک مخلو کی ترجمانی نہیں تی خیر نے تا یخ کے طو د نیے میں چھی چھی چیز کو چُنتے ہنے پنی کے بطو پنی میں لتے ہنے کا کا کیا ہے

خیر نسا دستی کا د سر ا ہے مگر بھلا کیسا عاشق ہو گا جسے محبو بہ سے تو عشق ہو مگر پھولو پھلو یو آبشا مسکر ہٹو من خوشحالیو سے پیا ہو

لہٰذ کر کا تباہی تخر ب کا یجنڈ بہت سیع متنو ہے تو خیر کا منشو بھی بہت پھیلا ہو ہوتا ہے ہر با کا غم ہر چیز پہ پریشانی ہر کا کا عز

ىک منصفا خوشحا سما کے لیے نسا ہمیشہ سے کوششیں تا ہے کبھی یسے طریقو سے ہنسی جائے کبھی یسے طریقو سے جنہیں ب بنا با با اا گیا ہے سماجی نصا کے لیے سا نسانی کاشیں لیس یہر سلیں ہی ہیں حتمی منز تنی ہی د ہے جتنا لین کا کے ف تھی مگر چھوٹی چھوٹی تنی بڑ تبدیلیا ئیں تا یخی ہمیت کے عتبا سے بہت ہی ہم حا ہوئیں

خیر بھی نسانی سما کی طر کے ساتھ ساتھ تقا تی ہی ہے مدھم موہو سے شن ضح کی طر سفر تی ہی ہے شر کے خیر خو نسا تھے جنہیں یوٹو پیائی کہا جاتا ہے لو تھے جن کا خیا تھا سما میں بغیر کسی بنیاد تبدیلی کے محض حا کے یعے بہتر لائی جا سکتی ہے نہو نے بے شا طریقے یجاد کیے نہیں ستعما کیا تا مجبو مقہو لاچا نسانو کے لیے چھی شن صبح پید ہو کتا نہی نیک د مگر ساد نسانو کے تذ کا بھی کھا تا ہے

جد جہد چھی چیز ہے غلطیا چھی چیزیں ہیں بس جد جہد تر نہیں نی چاہیے غلطیا د ہر نی نہیں چاہئیں نسا خر نسا ہے کبھی دیکھو تو خود عو لنا کے پیچھے پیچھے د تا ہے کبھی دیکھو تو بڑ لیڈ'' لی بیما میں مبتلا ہو تباہیا بکھیرتا ہتا ہے

Gul Hayat Institute

سب شہ ہما ہے سا تا یخ ہما ہے سب کو بانہو میں سمو مستقبل کا
ستہ بناما ہے سا نسانی تجربے کو پھینکا نہیں جا سکتا نسا کی جڑیں ہیں بے جڑ
ہوا غیر نسانی ہے پنی جڑیں تلا ما غیر نسانی ہے
یئے چھے نسا پنی جڑیں تلا یں

شاہ محمد مری

ما ہد

6جولائی2011

من پیر سلاما

ہم سند کے شہر ٹھٹھہ سے 35 میل ک بستی کی با ہے ہیں میر پو سے جو نپو کے میر مہد سید کی نسبت سے میر پو کہا جاتا تھا پُر نق سر سبز بستی میں ک نقلابی نے جنم لیا بستی کے صدیو پر نے ما میر پو کو جھو '' کا ما د گیا تب سے آ کو جھو ہی کا ما ملے گا میر پو کا ما توصر تا یخی کتابو میں گیا ہے جھو میر پو کو ک نسا کی آمد جا گیرد کے خلا کی معرکتہ لآ طو گو یلا جنگ سے تقدیس نصیب ہوئی شا لطیف بھی یہا کی ما نے آ ما تھا لپت صوفی بید فقیر صدیق فقیر سب شہید کے سرتا '' عاشقو کے سرد '' کے د میں آ سرِ نیا جھکاتے ہے ہیں کچھ نے تو بیعت بھی یہا سے کی

شا ت شہید حمتہ علیہ پید بھی یہیں جھو میں ہو تھا 1655 کی پیدئش کا سا ہے کے کا ما مخد فضل تھا شا شہید کے آباؤ جد د کا نسب ما یو بتا ما جا تا ہے
شا ت مخد فضل بن شہا ین بن ملاّ یوسف بن ملاّ آ جب بن مخد

Gul Hayat Institute

خد آ گا بن حضر صد عر صد لانگا'' (1) محققو کے لیے لانگا چو کا قبیلہ لانگہ ما لانگو' ہمیشہ سے یہ بحث معاملہ ہے ک ہی لو ہیں ما مختلف تھیو ما کتابو میں موجود ہیں جن لوگو کا خیا ہے لانگا چو کا لانگو' قبیلہ ہی ہے تو قبیلہ کے با میں تو بے شما معلوما موجود ہیں لانگوؤ نے تا یخی طو پر سونمیانی بند گا کے عر کے مانے میں سا ہند تک پنے شتر کا نو کے یعے تجا کی مدا کھی تھیں کے علا نے بہت عرصے تک سبی سے ملتا تک کی سلطنت پہ حکمر نی کی تھی میں بے شما عالم دس لی کر ہیں قبیلہ غونو تر خانو مغلو سے کئی با ٹکر ا

شا س شہید کا جدِ مجد حضر صد لانگا ما لانگو شر کی غو ثیہ د گا کا معتقد تھا ہوتے ہوتے خاند ملتا سے سند منتقل ہوگیا میر پو کے شہر میں آ بسا تھا

شا شہید کی ئی تعلیم کے د یش منش جید عالم نے ہی کی ما ک س عالمگیر کے کے چل چلاؤ کا تھا گو ک س نے تعلیمی نصا سمیت ہر شعبہ دگی کو بنیاد پرستی کی گہر قعر میں دما تھا لیکن کچھ شعبے بھی تک کی لکھی دست برد سے باہر تھے

نے مسے کو بہت جامع تعلیم د ماظر قرآ کے بعد سے سعد حا می کا گو ما حفظ دما مفکر عالمو کی کتابو میں تو دگی دگی سے متعلق سا باتیں سموئی ہوئی ہیں یہی تو بنیادیں ہیں جن سے کو آشنا ما آ بھی تنا ہی ضر ہے جتنا شا شہید کے مانے میں ہو تا تھا بعد میں جب شا س بڑ ہو ک نقلابی تحر ک کا سپا ٹیکس بنا تو آ کو کی دگی تحر ک کے ک ک نشیب ک ک فر میں حا می سعد نظر آ ئیں گے کا دبی ئقہ پڑھیں گے تو آ کو لطف آ ئے گا د پر سے کتنا تھا دیکھ آ حیر ہو گے

مخد فضل نے صر مسے کو ہی نہیں پڑ ما بلکہ تو د سے آ ئے ہوئے بز کمسن شاگرد کی ک ساتھ لیے ہتا تھا د میں د تد یس پیر فقیر کا ک لا می عنصر ہو تا تھا ئی تقریباً تقریباً علیٰ تعلیم کے بعد شا س حصو علم کے لیے کرد کر ما گو ستا '' کے شہر ملتا چلا گیا ف کے بڑ عالم شیخ شمس ین ملتانی کا شاگرد بنا

مانے کے ستاد محض پہا صر نحو نہیں پڑ تے تھے ہی فضو فرسود مو د نصا میں لیتے تھے ف سکو کا متباد نظا موجود تھا بس یہی ک نصا موجود تھا کے مد دگی کے سا ک سا مسا کے حل پر مشتمل باتیں شامل ہو تی تھیں ستاد شاگرد کی شخصیت بنا لیتے تھے کی سماجی دگی کا متعین تے تھے عمر بھر کا گائیڈ بنے ہتے تھے چنانچہ شمس نے پنا سا علم س کے ہن میں نڈ دما پھر سے گلے سٹیشن دھکیل دما ہند ستا

شا س ہند ستا کی سیاحت مختلف بز گو سے ملا تو کا شر حاصل تے ہوئے حید آ باد دکن میں بیجا پو کے مقا پر جا ٹک گیا (2) کا ستاد ک خد سید بز شا لملک بنا حیر ہے بڑ عالم معلم مجتہد کے با میں ہم کچھ نہیں جانتے مجھے یقین ہے جب د نشو محقق شا س کی تحر ک کے با میں جا جا ئیں گے تو ضر شا لملک کے با میں کھو تحقیق شر یں گے

شا کئی سا ٹھہر شا لملک صاحبِ علم بصیر ہونے کے ساتھ ساتھ حکمر نو کے بھی بہت قر ب تھا طر شا س کی صر دینی حانی پر تا بلکہ سے دنیا مو میں بھی چھی خاصی شُد بُد عطا د جسے ہم سیاسی شعو کہتے ہیں شا س کو ہیں ستاد نے دیعت کیا شا س کو ماست ماستی مو عو لنا کی حالت کے با میں سیکھنے کا خو موقع ملا یہیں سر کا قربت میں سے مد ہو ما بر بر

Gul Hayat Institute

لاطبقاتی سما کس بے نصا ہوتا ہے یہیں نے ما نصافی ظلم جبر ستحصا کے تد کے با میں سوچنا شر کیا

ہما ممد نے لملک شا کے سائے تلے علم تفکر کی منزلیں طے کیں موجود علم کی سیڑھیا چڑھیں گلے پڑ ؤ کے لیے مرد آ گے دیے گئے مگر سے خصت ہوتے وف ںک خا قعہ نما ہو تھا جس کا بہت ضر ہے ہو یو شا لملک نے سند سٹڑیفکیٹ کے بطو سے چوغہ خلعت عطا دیے مگر شا ں نے ستاد کی جو ہرد تلو بھی مانک لی ستاد نے بخوشی سے د د مگر ساتھ میں سو ضر کیا فقیر تحفے کو کس قیمت پر د گے '' شا ں نے کرد جھکائی کہا سائیں کی قیمت کرد ہے'' کسی کو کیا خبر تھی سے تلو کی قعتاً تنی بڑ قیمت چکانی پڑ گی عالم لوگو کا ہر فقر پُر معانی ہوتا ہے ضاحت گے چل گا

جیسا ہو سید لملک شا نے جب شا کرد کے مد علم جستجو کی حد کو بل پایا تو سے کچھ شعبو میں علیٰ تعلیم کے حصو کے لیے شا جہا آ باد میں مقیم ف کے مشہو عالم ستاد شا کے پا بھیج دیا شا شہید کے ساتھ ںک سا پنا علم کما تک پہنچا دیتا ہے عالم کا کما کیا ہوتا ہے عاجز ما حز دکھ د د کے معانی جاننا غریبو ردستو کی سرد آ ہو کا مطلب جاننا کے چہر کی د آنکھو کی بے نو کی جو جاننا

یہا شا ں نے فلسفہ نظر کی پنی دنیا کی تشکیل مکمل کی نے پنا فلسفہِ حیا پنے ستا محتر کے سامنے بیا دیا ضح بلِ نقلابی نظر تھا کا ستاد شا خود پنے شاگرد کا معتقد بن گیا پیر مُرشد میں گیا شاگرد ستاد بن گیا

پنا سب کچھ چھو چھا پنے جو نسا شد کے ساتھ ہولیا ںک یسا کا مدجو مت سے نہیں بلکہ فلسفہ سے متاثر ہو شا شہید کے ساتھ جد جہد کے سفر پہ نکلا شا ں شا

پنے سیکڑ د سر کا مد فکر مد کے ساتھ ہند ستا کے مختلف علاقو سے ہوتا ہو سند میں دخل ہو گیا

ضح ہے شا ں تقریباً د کچھ محققین کے خیا میں با بر باہر سند پس لوٹا د چستا آ تا تھا یہا سے پھر فغانستا ر گیا پھر عر کا مطالعاتی سفر کیا ظاہر ہے شا ں جیسے تعلیم یافتہ باشعو مطالعاتی مشا تی ہن نے مرد مانی کی مسا کی تحریکو کو پنے فق کو چھو لینے دیا ہو گا ہند سند تو پہلے ہی چھی طر دیکھ پڑ چکا تھا یو بد مت سے لے جین فلسفہ حد لوجود سے لے رنی سطح تفع کے سا علو پہ سے بھرپو دستر حاصل ہو گئی بعہ خضد سے لے مہنا مد تک ہر بغا سے آ گا آشنا ہو چکا تھا سا علو نے کے نئے فلسفے میں گند جا تا تھا مولا نا کا عشق کمٹ منٹ تو خیر سا مشرقی فلسفو کی گا کا نجن بنا

سی مانے میں سند کے مد میا دین کلھو ںک بڑ طاف کے بطو بھر تھا بھکّر سے لے سبی تک کے مغل گو ر کے لیے خطر بنا ئیو کے لمبے سلسلے کے بعد میا دین کلھو کر ہو سا 1700 میں ملتا میں مغلو کے تھو شہید دیا گیا کا بھائی میا ما قلا بھا آ ما چو کے پنا کرین ہو گیا د سا جلا کا جب سند لوٹا تو ںک ں کا شر ہو چکا تھا نے قلا کے چو تا لپر چو کی مدد سے پڑ سی قو تو سے پنے مقبوضہ علاقے د با حاصل لیے

پذیر ںک ں کی ماتحتی میں میا ما کلھو سند پہ بادشاہی نے لگا کو مغلو نے خدا یا خا '' کا لقب د کھا تھا حاکم بھی عجب لو ہوتے ہیں ںک بھائی کو قتل تے ہیں د سر کو تخت بھی دیتے ہیں خدا یا کا خطا بھی چنانچہ ما بھی تھا خدا یا خا بھی تھا ضح ہے سند کے مد یہی کلھو حانیت میں بھی حاکم تھے پیر مد کے بطو بلِ حتر ہو تے تھے جب بادشاہی بھی ملتی ہے تو ہر پیر فقیر

Gul Hayat Institute

کٹرمولو بنتاہے چنانچہ ملاّ مفتیٔ کلہو کے دستِ ست بن گئے تھے

سی ما کلہو نے پنی د پہ تھ پھیر شا ب سے عد کیا تھا ہمیشہ کا خیا کھےگا ساتھ د گا

نک ب کے میں صوبے کی طر کے تھے بلکہ موجود سند چستا کے میدنی عی علاقے پنجا مالیہ ٹیکسو کے تقریباً نک جیسی لاٹھی سے نکے جاتے تھے کلہو کے د میں پہلی با نہریں کھود د ما کے پانی پر کاشت کی کی گئی دیہا میں فیو مضبو بنیاد پر ترقی نے لگا

کلہو کی حکومت مغل فرمار ؤ کو د تی تھی کسا پنی فصل میں سے نک مقرر مقد لگا کے بطو حاکمو کو دیتا تھا کا کا نے لا یلھڑ سڑ مد بھر طبقہ میر نو بو میند پیر کی صو میں موجود تھا طبقہ صر صر کسانو کے ستحصا پر مد تھا کسا کی فصل میں سے جاگیرد کے علا مقاطع د ملاّ سیّد بھی پنا حصہ لے جاتے تھے باقی کیا بچتا ہوگا

نک ب 1707 میں گیا ظاہرہے جابر کی مو کے بعد کے تخت پر خا جنگی شر ہوئی شہزد عظم شہزد معظم کے خلا تا ہو ما گیا کا بخش ما گیا شہزد معظم چا سا تک تخت پر شا عالم کے ما سے بیٹھا گیا تو کے چا بیٹو جہا د شا عظیم لشا جہا شا فیع لشا نے تلو کو منصف بناما نک بھائی نے تین بھائی قتل دیے بادشا بن گیا جہا د شا تھا مگر نک سا کے مد مد عظیم لشا کے بیٹے فر سیر نے چچا کا گلا گھوٹ سے ما لا خود بادشا بنا

شا ب کے سند لوٹنے کے ف فر سیر نامی بادشا 1712-1719 ر کے عالم میں پڑ مغل ماست کی چولیں بادشاہت'' تھا ہر جگہ بغا تیں تھیں جنگیں تھیں جنگی ٹیکس تھے مہنگائی تھی نگزب کی طر بہت ہی ظالم بادشا ثابت ہو

نے بے شما لو قتل دیے قتل تو خیر بادشاہو حاکمو کی حکمونی کے بہت بڑ ہے ہیں سفا شخص نے تو میر لا لفقا خا جہ سبھ چندیو کی بانیں کٹو دیں خود پنے چھوٹے بھائی ہمایو بخت کو مد کے خانے میں دما 3 تخت مد دیتا ہے

فر سیر کی بادشاہی میں ملک کی یسی بترصو حا تھی مانے کے مشہو ظر شاعر جعفر نے نک ہی شعر میں پو ماحو کا نقشہ کھینچ دما تھا:

سکہ زد بر گندم و موٹھ و مٹر
بادشاہِ پشہ کُش فرخ سیر

ترجمہ:

گند موٹھ مٹر پر ٹیکس لگا دما
مچھر ما بادشا فر سیر نے

4

فر سیر کے ظالما توتو کے با میں لوگو کو بہت کم معلوما ہیں مگر خود نک ب بھی شعبے میں بہت بڑ قصا ہوکر ہے تو معلو با ہے نک ب نک بہت ہی بنیاد پرست شخص تھا نے پنے بھائیو کی آنکھیں نکلو لیں نہیں مد نو میں دما یو پنی سی بچاتے ہنے لا شخص بہت ہی شکی مر ظالم سفا تھا سی نے تو پنے فلسفی دنشو شاعر بھائی د شکو کو جلاد سے قتل تصدیق کے لیے کا سر د با میں منگو ما خود ملاحظہ فرما یقین لیا کے تخت کو پنے بھائی سے کوئی خطر نے ماست ماستی د کو پنی بنیاد پرستی کی جہ سے تبا برباد کے کھ دما تھا خود ہما نسل گذشتہ چالیس بر سے نگزب کی حانی لاد لحق کی نظرماتی کھا پچھا جھیل ہی ہے نگزب کی لائی برباد تو کے گیا سالو کی بجائے پچیس برسو پر مشتمل تھی یسی کٹھ ملائیت جس کی صلیت دیکھ د شکو چیخ ٹھا تھا

Gul Hayat Institute

بھشت آنجا کہ ملّائے نہ باشد
ز ملّا بحث و غوغائے نہ باشد
جہاں خالی شود از شورِ ملا
ز فتوا ہا ش پروائے نہ باشد
دراں شہرے کہ ملّا خانہ دارد
درانجا ہیچ دانائے نہ باشد
مہ بیں اے قادری تو روئے ملّا
مرو آنجا کہ شیدائے نہ باشد

5

عشق کے گنو لا علا

ا کی میں تو حکومت کی تنزلی ہو جاتی ہے لو بے ہو جاتے ہیں سست کا
ہو جاتے ہیں دگی کی سا قوتیں ختم ہو جاتی ہیں سا ماحو کا جبڑ ٹیڑ ہو جاتا ہے
سم خلا عقید بہ ہوتے ہیں سوکھے بے مہر لاحاصل مباحثے مناظر عقل
خرد کا منہ چڑ تے ہتے ہیں

شا ب تو سو سمجھ کھنے لا شخص تھا تفکر سے با با ما گیا مفکر فلسفی
سختیت کا توبیخ کن ہوتا ہے چنانچہ ب نے سخت گیر سختیت کھٹ ملائیت سے بھرنے
لی ہر سماجی نفسیاتی کج کے خلا پنے فلسفے کو صف آ دیا

شا ب نے ٹھٹھہ کے مقا پر قیا کیا کا شہر منتخا لیے بنا مانے
میں سند کا بہت بڑ شہر تھا بڑ شہر عالمو دنشو دیبو فقیر فلسفیو کے کر
ہوتے ہیں یہیں ٹھٹھہ میں ف کے حکمر آباد تھے

شا شہید پنے سیکڑ ساتھیو سمیت شہر کے قر ب موجود مید میں پڑ ؤ لتا ہے

Gul Hayat Institute

ﮏ جتماعی کاشتکا کانظا ضع تاہے ضح ہے مغل نے پنے گماشتے عجب طر سے ترتیب د کھے تھے فوجی ما منتظم کوتنخو کےعو جاگیردیا تاتھا جاگیرہوتی توبادشا کی ملکیت میں تھی مگر غیر مستقل طو پر ف تک پنے خدمت کر کود جاتی تھی جب تک خدمت بجالاتا ما کی فاد دغد ہوتی ماپھر سےبھی بہتر خدمت کر پید ہوتا

لو ملاؤ پنڈتو پیر دیگر نے لو کوبھی جاگیریں دیا تے تھے جاگیر پرٹیکس نہیں لیاجاتاتھا جاگیر کو مددمعا ''کہاجاتاتھا

سلسلے میں شا ب کے بز گو کومیر پو جھو میں بٹو کاعلا دیا گیا

شا ب کی جتماعی کاشتکا میں جوبھی کاشت میں حصہ لیتا پید میں شرک ہو جاتا یہیں پہ کئی لو کے فلسفے سے متاثر ہوئے پنی مین کمیو کےحولے د جس پر جتماعی کاشت کا ہونے لگی یو سب لو فصل میں بر بر کے حصہ د بنے کمیو کے طر پر بسائی گئی آباد کو دیر'' کہتے تھے نسانی مسا کی بنیاد پہ ہنے بسنے لی آباد نے قعتاً کمیو کی بنیادیں دیں ہم نقلا فرنس سے بھی پہلے کی با ہے

ہیں سب نے پنے نئے نظریے کا پرچا شر دیا آ پا کے ستحصا شد لٹے ہوئے کش کشا کشا جتماعی بر بر لے کمیو کی طر آتے ہے تحریک بڑھتی گئی

بنیاد پرستی ہمیشہ فر تفر کوجنم دیتی ہے شن فکر ہمیشہ فر تفر سے جنگ تی ہے د بد جنگ شا کثیر لجھتی جنگ کے لیے بہت عرصے سے تیا تھا با میں بنا تھا عملاً سب کچھ کے دکھا تھا جوموجود طبقاتی جابر نظا کا لب ہو عو دیکھ ہے تھے چکھ ہے تھے سمجھ ہے تھے جُڑ ہے تھے

تو ﮏ نقلا تھا نقلا توجا کرتا ہوتا ہے بید ہوتا ہے دیگرلو جو بھی تک جاگیرد کی مینو کی می ہے تھے میں بھی بڑ بید پید ہوئی بید

بہت قو ہوتی ہے کا دبدبہ بڑ ہوتا ہے چنانچہ شا ب کی پید د بید نے ہرکسا کی جھونپڑ میں نگڑ ئی لی ہر جاگیرد کے محل کے صد د ہلا لے پو علاقے میں جاگیرد کا حکم خدئی حکم تھا بے مین کسانو کی بہوبیٹیو کی عصمت لوٹی جاسکتی تھی 6 نہیں دیر'' کی بردست پید ب کاشتکا کی خوشی دیکھ پہلی دفعہ معلو ہو کی بھو کی جہ تو تی ملکیت ہے کامد دیر'' کی طر کی جتماعی کاشتکا تھا

تو ﮏ ساکت جامد فضا میں گویا ﮏ تھا لے نے یتی د با مولویو پیر پذیر مغل سلطنت کے مغل کے گماشتہ مقامی حکمر نو کو لا شا شہید کے علم عرفا مدگی کے با میں کے ﮏ نئے فع علیٰ نسانی پر مشتمل طر سے حکمر طبقا کو پنی دنیاتبا ہوتی نظر آئی شا ب کی تحریک تو عو کے مد خود عتماد عز نفس بید پید ہی تھی تو جاگیرد سما کے لیے مو تھی چنانچہ نجی ملکیت پر کھڑ سما کا پو نچہ ہلنے لگا ﮏ یسی حانی تحریک تھی جو د صل ﮏ بردست نقلابی تحریک تھی سے یو کھلا نہیں چھو جاسکتا تھا کر سی طر پر چڑھتی ہتی تو مقامی گو ر سے لے د لحکومت دہلی تک سو امی کی لہریں جبر قہر کی ﮏ ﮏ ینٹ کھا پھینکتیں سا دنیا دیکھ ہی تھی عو لنا سرکا کا مد مذہبی پیشو ؤ جاگیرد ر کے سخت ستائے ہوئے تھے عو سا نی ستحصالی قوتو سے آ د حاصل نے کے لیے شا ب کی مد ختیا کے فقیر میں آ شامل ہونے لگے تھے ہیں کٹھے ہنے لگے تھے

لہٰذ کفر کے فتو شر ہوئے سرکا د با مسند ممبر سب کچھ حرکت میں آ گیا چنانچہ تحریک کوتنا ہونے سے قبل ہی ختم نے کی ٹھا لی گئی

Gul Hayat Institute

د شا س بھی د وَ پیچ کا ماہر تھا سے فو مد ہو سلامتی کے د تھو گئے کی تحریک جائید د جاگیر لو کو ہضم نہیں ہو ہی تھی مگر یوٹو یو پیائی ہن نے بہت بڑ مقابلے کا نہیں سوچا تھا یوٹو پیا ئیو میں بڑ خر بی ہوتی ہے ترغیب کو سب سے بڑ ہتھیا سمجھتے ہیں مقابلہ جنگ کے شو فساد ہوتا ہے سب کچھ نصیحت مثا سے بہتر ما چاہتے ہیں خاصیت یو پی یشیائی د نو مفکر میں موجود تھی

چنانچہ شا پنی تحریک کو جنگ کے مید میں جھونکنا نہیں چاہتا تھا لہٰذ نے ک پیچھے ہٹا ما شا کو پس ہند ستا بھیج د ا شا سماعیل صوفی مسعود لہا شا لطیف شا لکریم ٹھٹھو کو ٹھٹھہ کا نظر یاتی محا حو لے کیا خود سیکڑ د فکر ساتھیو کے ساتھ پنے آبائی گاؤ میر پو میں آ گیا جسے د کے بعد جھو کا ما مل گیا 7

جھو میں پنا پنے بڑ د ر کمیو کا کر سی ع مین کو آباد کے تا جو کے گھر نے کو بہت عرصہ قبل تیمو سلطانو سے ٹیکس غیر سے معا ملی ہوئی تھی 8 پہلے سے شہر مافتہ د ر'' کچھ ہی عرصے میں عقل عرفا تفکر کا کر بنا

دنیا کے سا بڑ نظر یا پنے میں موجود ما حو پنے سے قبل کر ہوئے نظر یا کا ک ہوتے ہیں شا س کا نظر بھی سما ہی کی پید تھا بہت سے دنشو تا یخ د نو کی تحریریں با پر متفق ہیں شا س جونپو (1505-1443) کی مہد تحریک سے چھا خاصا متاثر تھا جو جا نند کی حکمر نی کے مانے میں ر د سا ٹھٹھہ میں قیا چکا تھا 9 جونپو کی تعلیما مشتر مین مشتر عت جتماعی پید ہر ک کی ضر کے مطابق ما کی تقسیم کے متعلق تھیں کے پیر کا شاکرد کو عقید طبقہ کی بستگیا ختم کے بر بر کی مدگی کر نی تھی

مگر یہ سچی با ہے شا شہید نے صر جونپو کی تعلیما سے ہی د کیا نے تو د نیا بھر کی نقلابی تحریکو سے مناسب باتیں لے لیں مطالعہ سے بھر شخص مثا کی نعمت سے مالا ما مفکر بنی نو نسا کی بھلائی کے سا نکتے ملا پنا فلسفہ تشکیل دینے میں کامیا ہو گیا نے خود کو مہد غیر ہونے کے کوئی لقابا دیے ہی مہاتما بد بنا نے سر فلاسفر کی تعلیما سے پنے لیے کا آمد باتیں لیں ف تک منطقے میں موجود تقریباً سا نظر یا میں سے صحیح ترین نظر پیش کیا

شا س کا دنشو کما ہے نے صر موجود کو ما بلِ قبو فر د مسترد کیا صر مانے کے ئج ظلم ما نصافی لو کھسو کے نظا سے بغا کی بلکہ نظا کا متباد نظا فر ہم کیا نے لخباٹ'' یعنی تی ملکیت کو جڑ سے کھا پھینکنے کا تصو د دا حقیقی معنو میں ک بیت لما ئم دا جس کے بعد تو آ ٹو میٹک مد میں من آشتی پیا تحاد مسا شترکیت کے نظا نے صو پذیر ہو ا تھا

ک خا با ہے شا س تر دنیا لا پیر تھا کی با عد د جی مدگی تھی کی آ لا د تھی کے بڑ مے کا ما شا خلیل تھا جبکہ د سر کا عز شا تھا تیسر مے کا ما سلا تھا شبہ صبر کی تلقین تا تھا مگر تھ پہ تھ د بیٹھنے لا صبر نہیں بلکہ متحر طو پر نسانو کی بھا کثر س کی فلا کی خاطر ہر د نے کی تلقین کیا تا تھا تا دنیا کو تبد کیا جائے

شا س نے سب سے پہلے خود پنی آبائی مین مشتر ملکیت فر د پید د نو میں مسا شرک کا صو جا کیا کے مد گاؤ لو ہلِ خاند نے کو بہت پسند کیا چنانچہ سب کٹھے کھیت پر نے لگے پید کی تقسیم کے ف بر بر نے لگے یہا مین چوپائے ما مویشی ع دیگر شیا کسی ک فرد کی تی ملکیت تھیں بلکہ سا شیا مشتر ملکیت کی تھیں بیلچہ

Gul Hayat Institute

چلانے کلہا ستعما نے چلانے پانی لگانے ما چَرنے ماکسی کا سے کوئی بھی بالا آ د تھا جھو کے نئے سما میں کمانڈ شدسمیت سب کا تے تھے د سر کی پر پلنا بے عزتی سمجھی جاتی تھی یہا کوئی سماجی نسلی مذہبی قبائلی متیا موجود تھا کسی قسم کی بڑ ئی چھوٹائی موجود تھی طر عت میں شامل لو بہت مطمئن ہوئے کی مالی حالت سد گئی سب سماجی طو پر آ د نسا بنے

شا س نے پیر کا میں صر دلب ضر ا ِ ندگی کی مسا ا تقسیم کی با نہیں تا تھا بلکہ تو پید میں مشقت میں بھی مسا شرکت کو ہم کرد نتا تھا پید میں مسا شرکت کے بغیر پید کو مسا بانٹنے کی با ہی عقل دلیل کے خلا تھی شا س نے نو معیشت کا پالیا صل چیز پید ہے صل مسا ہے جو پید کے د ئم ہو محض تقسیم کے د تقسیم کے د مسا لی با تو کوئ کے بھی ئم ہے جو لُو کا ما باہم باہ لیتے ہیں صل مسا تو نے کے مد ہوتی ہے پید میں مسا شرکت کے بغیر مسا ممکن ہی نہیں لہٰذ شا س نے پید میں مسا شرکت پر دیا کا عقید تھا کھیتی با جتماعی صولو پر کی جائے پید میں سب لو بر بر کے شرکت ہو فصل کو حسبِ ضر آپس میں تقسیم یں کوئی ما ہوگا کوئی محکو ہوگا کوئی حاکم ہوگا کوئی محکو ہوگا سب ںک جیسے ہو گے سب یں گے سب خوشحا ہو گے شا س کے کا مد نے فلسفے پر کیا بہت کامیا ہوئے ہمیں مشر پہ تکبر تو نہیں مگر ضر ا چاہیے

سا با تو بالکل ہی نئی با تھی حکمر مذہبی علو پیر فقیریو سے خا نہیں ہوتا جن کا تعلق قیامت آخر سے ہے جانتا ہے یسے علو تو قلب سے غفلت کی کائی د سکتے ہیں آنکھو سے عماب کے پرد بلکہ میں نہا کھنے لے مأ ںک طر کے مجنو مخبو لحو لو ہوتے ہیں جنہیں عملی ندگی دنیا کے سود بہبود سے کوئی تعلق

نہیں ہوتا ظاہر ہے یسے کا فتہ لوگو سے حکمر کو کیا خو ہوسکتا ہے شا س کے مانے کی پیر فقیر میں تو دستو تھا صبر ضا کی تلقین کی جاتی تھی خودتو دلب جمع کی جاتی تھی مگر مد کو دنیا س سے فر ا جاتا تھا جمگھٹو سے د فر کی ںک آما گا بنا نسانی حقیقی مصائب دکھ دلو دماغو سے گم دیے جاتے تھے حقو کے لیے ہر طر کی جد جہد کو دنیا کا کرد سے حقا سے دیکھا جاتا تھا حا مستقبل قر س کی د ندگی لی ندگی کو بدلنے پہ غو نے کی بجائے مستقبل بعید مو کے بعد کے حالا پر غو خو فرمایا جاتا تھا

چا ںک صدیو سے جا کے خلا ہر نسا ٹھ آئے تھے گھر با چھو دیے جاگیرد کی می میں گائی گئی پنی کھڑ فصلیں تر دیں ملّا پیر حاکم کی صبر شکر کی خانقاہیں چھو دیں سب نئے طر میں آ شامل ہوتے گئے نتیجے میں آستانیں خانقاہیں حجر خالی ہوتے ہے جتماعی کاشت کا کے فلسفے سے بستگی قبولیت پاتی گئی چند ندگی'' کا فلسفہ گیا عد مسا خد کی طر سے ہے'' لے فلسفے کو بھی شکست ہوگئی کے مقابلے میں مین کی'' کا فلسفہ جیت گیا جو بوئے ہی کھائے'' لی با پذیرئی پا گئی

یسا نہیں ہے محض سب مل مشتر مین پہ مشقت نے لگے بلکہ صل با تھی جب فصل ٹھانے کا ف آجاتا تو ہر کش پنی ضر کے مطابق'' ا لے جاتا باقی پید د ر جتما کی ملکیت ہتی تا دیگر ضر مند کی ضر تیں پو ہو سب کچھ بے گا ٹیکس چھیڑ مالیہ سے پا جھو میں کامیابی سے چل تھا یہا تو ںک نقلابی ئی تھی ںک متو کر جہا جاگیرد کے ظلم سے بھاگے مظلو لو پنا لیتے جہا پیر شد کے ما پہ جبر ستحصا کی خانقاہیں سجائے پڑ کے پیر کے مد بھا بھا غو مسا میں ما پاتے تے

Gul Hayat Institute

عز نفس پاتے سک حقو مافتہ شہر کے بطو پنی کاثمر پاتے صر یہی نہیں بلکہ تو جاگیرد دنیاد پیر کے کسا مد مطالبہ بھی نے لگے کے علاقے میں بھی د ر'' کمیو ئم کیا جائے

مقبو عا جتماعی طر ندگی نے ظاہر پرست مذہبی جا د ملاّؤ پیر فقیر پذ ر مغل سلطنت کے ماب مغل کے حامی پٹھو مقامی جاگیرد

میند کوخا دیا جائید دتو کے لیے ندگی مو کا معاملہ ہوتی ہے جاگیرد نظا کی چولیں ہلنے لگیں چنانچہ لو ٹھٹھہ چلے گئے گو رمیر لطف علی خا سے سا ماجر بیا کیا حالانکہ گو رخود تحریک کی مقبولیت سے بادشاہی نظا کو د پیش خطر سے آ گا تھا مگر چونکہ شا ب کی مین پر سرکا کا ختیا نہیں چلتا تھا لیے سرکا مد خلت کی گئی مگر گو رنے فد کو جا د جس طر جی چاہے مسئلے کو حل سرکا کے ستے میں کا نہیں بنے گی

میند پیر ملا جاگیرد لو تو پہلے ہی طاف کے سے مقبو عا تحریک کو دبانے کا فیصلہ چکے تھے نقلا لی جماعت میں پیر لو سع شامل تھا علاقے کا سب سے بڑ جاگیرد یو کا ستحصا کنند حمل حب موجود تھا سک د سر بڑ جاگیرد نو پلیجو بھی موجود تھا چنانچہ سب با ثر لوگو نے نہتے کسانو کی جتماعی کاشت کا کو تبا نے کے لیے آدمی کٹھے نے شر دیے جن میں علاقے کے کو بھی شامل تھے

سا ظلمت پرست فو کے ندھیر میں فقیر کے جھو پر حملہ آ ہوئی حملے کی قیاد نو پلیجو نے خود سنبھالی قتل غا کا با کر ہو جھو کمیو کے فکر ساتھی پنے شد پنے جتماعی عی نظا کے دفا میں شہید ہوتے گئے مگر شا ب کمیو ہیڈ کو ٹر کو کوئی کر ند پہنچنے د د سر د فقیر نے پنے ساتھیو کی میتیں ٹھائیں پینتیس جنا سک با ٹھے [10]

شا ب ہنی طو پر نقلا کی کوشش کا سامنا نے کے لیے تیا تھا کے تو سا خطا ہوئے کے ہوب خشک ہوئے نگلیا کانپیں مدبر نے صر عو کے بھپر جذبا پہ بو پایا بلکہ کما مہا ہوشمند سے کا لیتے ہوئے تختِ دہلی کو پنی طر نے کا فیصلہ کیا نے سک خط لکھ شہید کے ثا کے حوالے کیا نہیں سک فد کی صو مغل شہنشا فر سیر کے د با میں دہلی بھیجا خط صر آ کو شاعر لگے گی بلکہ کا ختصا میں ہوبا بہت ہی بالو سطہ ہوبا آ کو حکمتِ عملی کے بڑ ماہر کی عظمت دکھلا د گا

"بسم الله الرحمن الرحيم

الـله بس است و ما سوا هوس است۔ ذکر المولیٰ مـن کل اولیٰ۔ اهلِ یاد همیشه شاد۔ از شدتِ دارین آزاد۔ بیداریِ شب نعمتِ عجب، شرف و ثواب۔ ذکرِ مدام فکر ِتـمـام۔ امـروز دشـت و میـدان اسـت و گوئی و چوگان اسـت۔ فـردانـه دشـت نـه میـدان اسـت و نـه گوئی و چـوگـان است۔ زود بتازکه وقت مجرائی رحمان است۔ بیـدار بـاش و هـوشیـار بـاش۔ نـمی گـویم کـه از عالم جداباش، بهر حالے که باشی با خدا باش۔

فقیر عنایت الله صوفی القادری از میرانپور

ترجمہ:

بس باقی ہو مولیٰ کا سب سے پہلے ہلِ باد ہمیشہ شاد شد د ین سے آ د بید ِشب نعمتِ عجب' شر ثو کرِ مد فکر تما' آ دشت مید ہے چوگا ہے کل ہوگا دشت مید چوگا تیز بھا قتِ مجرائی حمٰن ہے' بید ہو جا ہوشیا ہو جا' میں نہیں کہتا دنیا سے

Gul Hayat Institute

تھلگ ہوجاؤ، مگر جس حا میں ہوخد کے ساتھ ہو"

شاعر میں لکھی گئی نثر کسی ترجمے کی محتا تو تھی طر "کے خانے میں کوئی می ئی ا عاما حکمرنی کا تک تھا صر فقیر ب صوفی لقاد میر نپو" لکھنا کافی جاتا

مختصر خط کو لے فدفر سیر کے د با پہنچا فدنے میند کی لا نونیت ظلم کے خلا مکمل تفصیل بتائی لی بز شا ب کا خط پہنچایا

شاہی د با میں فیصلہ ہو تلو یعنی پیر لو سع حمل حب نو پلیجو کی مینیں قصا میں شہید ہونے لے فقیر کے ثا کو ملیں

جب مینیں فقیر کو ملیں تو پر بھی کاشتکا کا ہی نظا ئج کیا گیا جو د تی پر شا ب نے شر کیا تھا یو بڑ علاقے کی مینیں مشتر تھیں کی آباد آپس میں مل جتاعی کاشتکا نے لگی

سند کے لا نقلابی شا ب کا مسا بھائی چا کا نظا جا سا تھا عد ستحصا پر مبنی نظا کاشت نے یو غریبو میں تنی مقبولیت پائی آ پا کے کاشتکا بے مین ر کی کاشتکا چھو پنی چھوٹی موٹی مینو کے ساتھ جھو کی جتاعی کاشتکا کے حلقہ بگو ہوتے گئے 11 چنانچہ بہت مختصر ف میں بے شا لو کمیو د ر میں شامل ہوگئے د ر نے مر بر قبل لی یم کمیور کے بعد د با یشیا کی سماجی تا یخ میں جتاعی کاشت کا ئج د جھو پہلا کمیو بنا جہا فقیر پید میں مسا حصہ لیتے تھے نک خاند کی طر پید سے مستفید ہوتے تھے پنی پید کا معمولی حصہ د ر میں پڑ ر مفلوجو معذ کی ٹی لنگر کے لیے دینا ہوتا تھا لنگر میں نو تھا

آں کس کہ بہ ایں جامی آید

نانش به دهیداز ایما نش نه پر سید

پا پاکیز قلب سخی د لوگو کو نک پا صا نسانی ماحو میسر گیا تھا ہر فرد جتا کے لیے تھا جتا نک فرد کی خدمت پہ مامو ہر نیکی نے کے لیے د د تو ہوتی ہی نیکی نے کی ہے باقی دما تو بس ین جی گیر ما ہیں چنانچہ دیکھتے دیکھتے د ر سے بستہ عو کی مدگیو میں صفتی بہتر آئی کمیو کے کاشتکا فقیر جاگیرد کے یو کی بہ نسبت بہت خوشحا ہو چکے تھے شا ب کی جتاعی کاشتکا کی شہر د تک پہنچتی پا د د کے فیو لو کے مفلس مر سے بھا بھا پنے کے ساتھ د لیش کے مشتر د نظا "کے د ر کو سیع سے سیع تر تے گئے

صوفی شا ب کی نقلابی تحریک مین جی آ ہے جیکو کھیڑ سو کھائے" مین خد کی ہے جو گائے کھائے ما ر کسّے کیٹر ہما کے نعر تلے تیز سے پھیلنے لگی

سگِ دنیا نقلابی ہوتا ہے

جا گیرد کے لیے سب کچھ ما بلِ برد شت ہو چکا تھا لیے صر عو لنا پر کا ثر عب ختم ہو تھا بلکہ کی مین پہ کا شتکا ہونے تک کو خطر ہو مر ملنا مشکل ہو گیا تھا

شا س کے نقلابی کمیو جھو میں آباد فقیر کو بٹائی دینی پڑتی بیگا نی پڑتی پٹو نو گو کو کچھ دینا پڑتا تھا یسے با سما کی شہر کو تو تیز سے د د تک پھیلنا تھا سو بغیر خبا ٹی کے ہر جگہ نئے تجربے کا چرچا ہونے لگا 12 صر جتماعی کا شتکا ہی کی حا تھیں بلکہ حاکمو کے نظا ٹیکسو میں مسلسل ضافے مینند نظا نے بھی ہر کسا خاد نو کو نقلابی تحریک کے کر جھو شر میں

'' شا س کی پنا میں جمع دما باقی علاقو کے جو مر ے یہا تک آ سکتے تھے نہو نے جب بھی موقع پایا مینند سے مطالبہ لا ہما مینو پر بھی س شا کے طریقے پر کیا جائے کچھ کمزد فیو علاقو میں حا جز ما پو

طو پر ما فذ بھی دیں لغر کئی میں شا س کی تحریک پھیلتی گئی کسا جہا جہا موقع ملتا پر یسی خانقاہیں ئم تے د ر میں طلبا مسافر غربا مساکین کے لیے عا لنگر ئم تے

د سر طر فقیر کے ہمہ ست'' لے نعر نے بھی خانقاہی پیر یتی ملاّ ؤ میں تشویش پید کی

کسانو کے جتما فیو مخا تحریک نے مغل حکمر نو کی نیندیں بھی حر دیں نہیں پنا قتد خطر میں نظر نے لگا مغل گو ر نے فقیر سے پید پر ٹیکس دینے کو کہا مگر فقیر نے کسی قسم کا ٹیکس دینے سے بنا پر نکا دما کی مین خو بہا کا عو ہے لہٰذ لگا ما کسی بھی سے مستثنٰی ہے

د بادشا فر سیر کے بھی کا کھڑ ہو گئے سے تحریک کے تیز کے ساتھ پھیلاؤ مقبولیت سے خو آ نے لگا نے میر لطف علی خا کو فقیر کے ساتھ رمی بر تنے کے جر میں کے سے ہٹا دما 1716 میں نو عظم خا کو ٹھٹھہ کا صوبید مقر کیا

کسا تحریک کے با میں پہلے ہی متعصب عظم خا نے جب پنا سنبھالا تو مینند نے آتے ہی کے کا بھر لیے سے پنی حما ت کا یقین دلا ما

کہتے ہیں موقع پر حالا کا مشا نے کمیو کے نظر یاتی نتظامی سر بر سے ملنے خود جھو چلا گیا ف شا س د میں مصر تھا د یشو نے سے کچھ نتظا ما جب فلر کا د نیہ ختم ہو تب سے شا س سے ملو ما گیا ملا پہ عظم خا نے سے کہا:

درِ درویش رادربان نه شاید

د لیش کے د پرد با چھے نہیں لگتے

نقلابی نے فی لبد یہہ جو میں کہا:

به شاید،تاسگِ د نیا نیا ید

ٹھیک ہے تا دنیا کا کتا مد نے پائے

مگر توسگِ دنیا مد آ چکا تھا کے غر کی ما مجر ہو چکی تھی تکبر خمی بھیڑ ما بن چکا تھا یہی تو نقلا تھا سوشلسٹ نقلا جو تین سوسا بعد بھی سند فیو کو بلِ قبو نہیں ہے کو فقیر" ہے جو جاگیرد کو کتا کہے پنی بہاد کے بل بوتے پر نہیں بلکہ مضبو تنظیم عو لنا کی حماس کے بل بوتے پر کوئی نہیں ہے ما

حکمر طبقہ طے بیٹھا تو با عد ک متو حکومت تھی ک مقبو عا متو نظا حیا تھا کی جڑیں کھا ماضر ہو گیا تھا جھو نے سینٹ پیٹر سبر بنتا تھا

لہٰذ نجی ملکیت بپھر گئی کے منہ میں جھا آنکھو میں حشت لفو میں پید ہو کے ہوس د نتو میں د گئے کی نگلیا مکّے میں کر گئیں کا تکز مجتمع ہونے لگا

نجی ملکیت کے چوکید گو ر عظم خا نے لگا دینے سے فقیر کے نکا کو بہت بڑ چڑ ر سیر کو پو د فیو بادشاہ کو جب پو پہنچی شا س پنے نظریے کے یع ک علیحد سلطنت تم ما چاہتا ہے تو پھر تو بادشا غصے سے بپھر گیا سی تخت کو بچانے تو بھائیو نے بھائیو کو بیٹو نے با کو کالی نم بھر جیلو میں جھونک کھا تھا باپو نے بیٹو کی آنکھیں نکا د تھیں حقیر فقیر کی کیا مجا تو نو ہے جرنیل ہے بھی تک کا کوئی سماجی سیاسی مقا ہے چنانچہ گو ر نے فقیر کو نیست نابود نے کا حکم جا دیا

تب نو عظم خا ما کلہو د سر سا جاگیرد نے پنی تی فو کٹھی کیں سا قوتیں شاہی فو سے مل گئیں مشتر بہت بڑ فو

نے 13 کتوبر 1717 میں جھو کا محاصر لیا ہما طن کے سبی گند ف کلہو د صل مغلو کے قبضے میں ہو تے تھے با عد شاہی فو ہو تی تھی چنانچہ جھو کا محاصر نے لی فو میں سیو سے بھی فوجی منگوئے گئے تھے جنگ کے لیے ما کلہو نے پنا سب کچھ جھونک لا نے صر پنی سٹینڈنگ آ می بھیجی بلکہ نے خود پنے مے خا بھائی میا میر خا یعنی بھگ پنے پو خاند کو ساتھ لے جنگ میں حصہ لیا جی طبقاتی جنگ میں بالائی طبقہ بھی پنا سب کچھ جھونک دیتا ہے

فو میں میر شہد د بھی شامل تھا نیز چانڈیو کی سلطنت چانڈکا" لا کا کی فو بھی سرکا فیو فو میں موجود تھیں

سی طر سید لو سع پنی پیر مد کی تما قو کے ساتھ کمیو مخا جنگ میں جاگیرد مغلو کی صف میں تھا سع منظو کو ما کی تحریر کے مطابق شتے میں شا س کا ہم تھا 13 نو پلیجو حمل حب کی متاثر جاگیریں بھی نجی ملکیت کے دفا کے معرکے میں شا س مخا فو میں آ ملیں مغل فو تر فغا سپا پر مشتمل تو تھیں ہی کے علا بادشاہی حکم ما مے کے تحت ملتا کے صوبید حسن خا نے پنے مے کی قیاد میں ک بڑ فو تیا کے کسا تحریک کو کچلنے کے لیے بھیج د

بہت بڑ فو کے علا چھوٹے موٹے پیر ملاؤ ر کے دستے بھی نقلا کی جنگ میں شامل ہو گئے سا فیکلٹیز مجتمع سا لو ما تکز سا قوتیں موجود عا مافنگی پنی بقا کے لیے جا دیتا ہے

یسی بڑ فو تو کسی سپر پا سے نے کے لیے جمع کی جاتی ہے آ کی تعد د کے حجم کے سلحہ کا مد ما چاہتے ہیں تو مقالا لشعر" کے مصنف کی بانی سن لیں:

"........... **میاں یار محمد وسایر زمیندارن وجملگی اهل و احتشام این الکه،**

Gul Hayat Institute

احکامِ اعانت حاصل کردہ باافواجِ بیرون ازاحاطۂ شمار و ازمورو ملخ بسیار کہ از حدِ سیوی، ڈھاڈر، تاکنارہ د ریائے شور جمع آمد بود برفقرا گرد آمد ند" (14) عظم خا نے'میا ا کلہو تما میند خطے کے تما لوگو کے ا معا ش کے حکا حاصل لیے تھے یو ک یسی فو تیا کے فقیر پر حملہ کیا جو شما نہیں کی جاسکتی تھی چیونٹیو ٹڈیو سے بھی اد تھی سبی سے لے سمند کے کنا تک سے جمع کی گئی تھی

ا کلہو بھی جب سا میں شر یک ہو تو لوگو نے شا ٔ کو کا قو اد دلا ا جب نے پنی د پہ تھ پھیر شا ٔ سے فاد ہنے کا کہا تھا

شا نے جو دا

ڈونگر ڈنی ڈاڑھی، کو ہ کتے جو پچھ

ا نے د پر تھ کھ مجھ سے عد کہا تھا لیکن د نہیں کتے کی د تھی 15

ضح ہے فو ف کے جد د ترین ہتھیا سے لیس تھیں کے پا بند قیں بھی تھیں توپیں بھی نہیں نہو نے ستعما بھی ند دھند کیا تھا بی بی سی ین ین جیو ئی ٹی کے بطو مانے کا میڈیا یعنی سر کا د با شاعر فتوٰی دینے لے ملاّ مفتی کے علا تھے جو بہت مستعد د سے عو کو شا ٔ سے بد ظن نے کے پنے پنے شعبو کو سنبھالے ہوئے تھے

د سر طر 24ہر کسا تھے جن کے پا بیلچہ کے علا کوئی ہتھیا تھے بس نقلابی تعلیما تھیں د ر کمیو میں جتماعی مدگی کر کے فو مد دیکھ کھے تھے د با می میں جانے کا عز تھا ک طبقاتی فولاد تحاد تھا جنگ کے با میں دیہی بصیر باؤ جد د کے تجربا تھے لہٰذ د کی سلطنت کی میں کندھے سے کند ملائے جنگ تے ہوئے بڑھنے کے علا کوئی متباد تھا ہی نہیں جنگ کا

تو دشمن بجا چکا تھا

مید جنگ کا حو کسانو کے طبقاتی دشمن ہی کی بانی دیکھیے محاصر نے لی فیو فو کے ک ہم کمانڈ میا ا کلہو نے پنے بیٹے کو ک خط لکھا جس میں نے لکھا فقیر نے قلعے کے طر خند کھود کھی ہے سے پا نے کی جگہ نہیں ہے سی لیے سر کا لشکر کو جھو سے نصف کو پر کنا پڑ'' 16

حملہ صر شا ٔ کے د با پہ تھا بلکہ جنگ تو سا مفلسو مظلومو کے لیے مو یست کی جنگ تھی جو بڑ بڑ جاگیرد کی مین چھو جتماعی د نظا ''میں آ د پا چکے تھے صر نجیریں کھونے کی با تھی بلکہ سے کئی گنا بڑ جنگ تھی لیے نجیریں تو ٹو چکی تھیں د تو د ر'' کی صو حاصل کی جا چکی تھی د تو سپا ٹیکس لی حاصل د آ د کو کھونے کی با تھی د با تبا کن می میں جا ا مو سے بد تر تھا کر نظا بر باد ہو جاتا تو کے لیے ہی ندھیر نگر لی مد ہنا مدگی تھی جہا فلا بھو می لب خو د بد ہوتی 17

د میں د با جانا نہیں چاہتے تھے جہا غیر متو معاشی نظا میں کے آ د د جسم ہن فکر د با نجیر میں جکڑ جانے تھے کو نجیر میں لنا ہولنا با نہیں ہے جتنا می سے آ د حاصل نے لے کو د با نجیریں پہنا ا تو قہر ہوتا ہے سی لیے آ دشد کسا شا ٔ کے فلسفے لا ''کو جھنڈ بنا پو یما عقید کمٹ منٹ کے ساتھ مر حمتی جنگ میں کود پڑ تخت ا تختہ کے علا کوئی ستہ تھا ہی نہیں چھے لوگو لا ''کا نعر نہیں پنا سکتے کیا غو تو کیجیے مصنوعی نعر بناتے ہتے ہیں جبکہ نعر صر ہما تہذ ثقافت کے لیے مسر میز ہے بلکہ عملی بھی ہے جس نے چا ما تک نہتے کسا د عو تو کو ف کے سپر پا سے ٹکر جانے کے بل بنا ا یسا کا مد نعر جس نے 24ہر سر با کو پنا سر فر با نے کے بل بنا ا

لہٰذ نقلابیو نے پنی جنگ جا کے طر گہر سیع خند کھود لی سے پانی سے بھرلیا جو ئےغر ہوجائے نتا سیع خند دشمن کا تیر سنگ پہنچ ہی پائے مد قلعہ بند ہو نے کی سٹرٹیجی بنا طو عرصے کا شن پانی جمع کیا گیا

د یشو کی حکمت عملی تھی چھوٹے چھوٹے جتھے بناتے تھے کے وف نکلتے تھے محاصر نے لو کو چُھپ مانے کے لیے چھاپہ ماتے تھے یعنی دشمن کو حملہ نے دینا خود پر چھوٹے چھوٹے مگر مہلک حملے کے سے نفسیاتی طو پر خمی دینا خود کے ئی دینے لےمسود تحریر میں کو ملےگا جاگیرد پیر کی فوجیں طر کے شب خو حملو میں کتنی بر طر کٹتی ہیں 18

حالانکہ شا سؒ نے باہر سے کسانو کو جھو آنے سے منع کیا تھا مگر جنگ صر کمانڈ کی تو تھی تو پو غر سے طبقے کی جنگ بن چکی تھی لیے شاؒ کے منع کے با جود طبقاتی تحاد کسانو کو مید جنگ کی طر جنگ طو تی گئی جب د ما تک جنگ جا ہی تو ہمیں د ملتا کے صوبید سید حسین خا کے سے کے خط کے یعے جھنجھلا ہٹ کی ئک جھلک ملتی ہے خط نے جھو سے لکھا تھا ضح ہے بھی دشمن فو کا بیا ہے:

بدبخت فسادیو نے قلعہ کے مد سے تیر تفنگ کی جنگ جا کھی ہوئی ہے فو د ما سے جانفشانی کے ساتھ مقابلہ ہی ہے قلعے کے چہا طر پانی سے بے ہوئے ہیں چا طر سے د کو تک خشکی کا نشا تک نہیں ہے نو صاحب نے ملتا کے باو بخشی کو لشکر کے لیے کمک د کیا کے پہنچنے کے بعد خا بلندمکا سعاد خا خود بھی فو لے صاحبز د کے پا آئے صبح کے وف صاحبز د بڑ بخت کے ساتھ تھی پر پالکی کھو سو ہوئے لشکر بھی پانی سے بھر کھڈ کو پا کے شا س کے قلعے کے قر پہنچ مو چہ ہو شا س کے لو سعاد خا کے مو چے پر شب خو مانے آئے سخت ئی ہوئی ''19

بابا کر نے کو کوئی مقصد ہوتو نسا جانے سے نہیں ہچکچاتا یہی تو جھو کے کسا کی قو تھی جھو نقلابی کسی پشیمانی کے بغیر ہنس مو سے ہم غو ہو سکتا تھا لیے سے تھا سچ پہ ہے ہی با سپلن کی تو طو جنگ تو خود ہی سپلن کی د د ہوتی ہے نقلابی جنگ مو چے کے تنخا کا موقع نہیں دیتی تو ٹو میٹک طو پر کو ہیں لاکھڑ دیتی ہے جہا کی سب سے ماد ضر ہو

آ یئے پنے لیے کچھ نفرتیں سمیٹیں سرکا د با شاعر بھی دیکھ لیں جو ئک لحا سے ئی کی سرکا پو ہے ہم بھی تک تو د سر کا مو میں مصر ہیں مگر جب بھی ہم معر کی ٹھا لیں گے صفیں ستہ ہو گی تو سی ین ین بی بی سی سے لے مقامی مسجد کے لاؤ سپیکر تک ہمیں بھی حقیر گالیا ملیں گی گالیو بھر شاہی فو کسانو کے تقابل میں یو ہمیں بر بھلا کہا گیا ہے:

سپاہِ پادشاہی فتح یابان
عدو از سوز غم بس دل کبابان
سپاہِ پادشاہی در شکر خند
عدو چون غنچہ دستار از سر افگند
سپاہ پادشاہی دل کشادہ
عدو چوں بوم در ویران فتادہ
سپاہِ پادشاہی شاد و فیروز
عدو و لشکرش، نا شاد و دل سوز
سپاہِ پادشاہی پُر نشاط است
عدو ہر دم بہ غم ہم ارتباط است
سپاہِ پادشاہی رو بہ شادی

Gul Hayat Institute

عـدو عــاجــز بـدسـتِ نـا مـرادی
سپــاهِ پــادشــاهـی پُـر شـکـوه اسـت
عـدو از جـان خـود هـر جـا سـتوه اسـت
سپــاهِ پــادشــاهـی دل خــروشــان
عـدو چـو مـردگــان از لــب خموشـان
سپــاهِ پــادشــاهـی نـصـرت انـدوز
نشسـتــه بـر عـدو پیـلان جگـر دوز

ترجمہ

بادشاہی فو ما ہے
دشمن کا د سو غم سے کبا ہے
بادشاہی فو مسکر ہی ہے
دشمن نے غنچے کی طر پنی دستا سر سے تا پھینکی ہے
بادشاہی فو د کشاد ہے
دشمن تّو کی طر ر نی میں ہے
بادشاہی فو شاد کامیا
دشمن ناشاد دلگیر
بادشاہی فو خو خر
دشمن سر ف غم ما میں
بادشاہی فو خوشی میں
دشمن ما د کے تھو عاجز
بادشاہی فو پرشکو

دشمن پنی جا سے تنگ
بادشاہی فو د ہلا دینے لی ہے
دشمن مُرد کی طر خامو
بادشاہی فو مند ہے
دشمن جیسے چھاتی پہ تیر لگا ہو

مگر د با شاعر کی بانی بد حا کسا کے بقو نیچ لو مغل بادشا کی سمند ساحل کی بڑ فو کو کامیابی سے کے ہوئے تھے محاصر کی حالت میں خو کی قلت میں سلحہ ہوتے ہوئے بھی چا ما تک بھیڑیو کا غو جھو شر کے کمیو میں دخل ہوسکا

Gul Hayat Institute

نقلا دشمن مکا ترین نسا

کسانو کی حکمرنی کو پلک میں فر نے کے لیے حکمر طبقے کے سا مد تخمینے ثابت ہوئے تو تفنگ سے لیس فو کا جھو کے فقیر پر پانے کا کوئی مکا پنے کمانڈ کی ٮ کے عین مطابق کسا بغیر نعر با کیے بغیر شو مچائے بغیر نظر آئے پنی شبینہ چھاپہ ما کا ئیا جا کھے ہوئے تھے پنا دفا مضبوطی سے ہے تھے کمز کا حتما تھا د کا دشمن ئی کی طولت سے جھنجھلا چکا تھا د با عیش عشر فیو فر دنیا لطف سے ہرشب پنی لاشو خمیو کی مصیبت میں کر سے شکست کے آثا نظر آنے لگے تھے کے خز نے خالی ہو ہے تھے کی فو میں پستی چھا ہی تھی میں مایوسی آ ہی تھی عظم خا نے تاجر سے بردستی پیسہ صو ا شر دبا جنگی ٹیکسو کی بھرما ہوئی ٹھٹھہ میں قیامت مچ گئی 20

دشمن کی حکمتِ عملی تو ہی ہی لبتہ د ؤپیچ بدلنے کا فیصلہ ہو شیر نے گید بننے کا فیصلہ کیا تب سرکا کے د میں موجود لومر آگے آئی آمنے سامنے کی جنگ میں شکست خو د شاہی

فو نے کسانو کے فع علیٰ عقائد کو ہتھیا بنانے کا فیصلہ لیا فیو میا ا نے پنے طبقے کی خصلت کے عین مطابق دغا سے کا لیا یکم جنو 1718 کو شا ٮ کے سامنے کی تجو ر پیش د طریقہ کی پستی تو دیکھئے: میا خد ا خا کلہو کے مے خا شہد دتا پیر غیر جو سالا فو تھے فرآ تھو میں لے جھو کی طر ہوئے فرآ کی قیمت ملاّ فیو کے پا کہا ہوتی ہے فرآ کی عظمت کا حسا تو کسا کے پا د میں ہوتا ہے فر کا یما قو دگی نسانیت چن عز امو سب کچھ ہوتا ہے دشمن نے کسا کا فر '' تھو میں ٹھائے جھو کی طر ما ا شر دبا تو کے پا یٹم بم سے بھی بڑ ہتھیا آ گیا تھا فر کے سطے د کو ضامن جتلا شا ٮ سے ملنا چاہتے تھے

ہم سب جانتے ہیں جب فرآ ہوتا ہے تو عو کے لیے ستہ بناتے ہیں فر آگے بڑھے تو عوامی صفیں حتر میں شق ہو جاتی ہیں جب فر ٹھتا ہے تو لو سے ٹھانے لے تھو کے عز ئم نہیں دیکھتے تھو کی ظت کو نہیں دیکھتے تو بس تھو پہ موجود تقد بھر فرآ دیکھتے ہیں

چنانچہ یوٹوپیائی نقلابیو میں سے عوامی د میں سے کر تا ہو فرآ خود کو ٹھائے کھنے لے تھو کی ضی کی سے آگے بڑھتا جاتا ہے دشمن کی حفاظت میں کسا فو کے بیچ میں سے خطر آگے بڑھتے ہیں فرآ دیکھ جھو کے پھاٹک خود بخود کھو دیے جاتے ہیں فر جنگ با کے تھو پر سرِ عا من کے قو دیتا ہو آگے بڑھتا جاتا ہے کسی کو کر مد پہنچانے کی ٮ دیتا ہو فر بغیر کسی چو چر بغیر کسی پوچھ گچھ بغیر کسی کا کے شا ٮ تک پہنچ جاتا ہے فر بلند ہوتا ہے ٮ کا سر تعظیم ضا سے جھک جاتا ہے فرآ یوٹوپیائی نقلابی کو پنا سطہ د جنگ بند کی د خو ست تا ہے شا ٮ جو میں جی چھا'' کہہ جنگ بند کا حکم دیتا ہے فر شا کو مذ کے لیے پنے محفو

Gul Hayat Institute

قلعے سے باہر نکل گو ر کے جنگی خیمے تک جانے کو کہتا ہے نقلابی ورآ کی ٹ کولولا کی ٹ کرد نتا ہے یہیں تو دھوکا کھا گیا یہیں تو جیسے بے شما نقلابی دھو کھاتے ہے

یکم جنو 1717 کا د ہے ورآ شا ٹ کی جا ہے کے علم کا سر چشمہ ہے کے عرفا کی سر بلند ہے ورآ نقلابی کا عشق ہے عشق کی سر بلند ہے عشق کی معر ہے ورآ نقلابی کی آنکھ ہے نکھ کا نو ہے یما ہے نما ہے ورآ نے ہی نقلابی کو ہتھیا ٹھانے کی بصیر عطا کی تھی آ ہی سے پنا مضبو ا بلِ مو چہ چھو نے کی د خو ست نے خود چل آ ا تھا شا ٹ ک پالتو برّ کی طر پنے آ کے پیچھے پیچھے چل پڑ جنگ مو چہ سپا ،شکست کمیو سب کچھ ور پر وربا

مگر ورآ برد حشی لو نقلابی کو بڑ حتر کے ساتھ کے دشمن کمانڈ نو عظم خا کے جنگی خیمے تک لاتے ہیں جو ہی نقلابی خیمے میں د خل ہوتا ہے تو کر لیا جاتا ہے ور کے بجائے چا ک ہتھیا بنا د ا گیا تھا دشمن ورآ پرست کو صر پنے خیمے تک لانے کے لیے ورآ کو ستعما چکے تھے ورآ تھو سے تر چکا تھا تھو کی ظت پھر نظر آ ئی میں نقلابی کے لیے ہتھکڑ ا تھیں ورآ کو ہتھکڑ بنا د ا گیا تھا نقلابی کر ہو چکا تھا مؤ کے لیے لکھنے کے سو کچھ بچا ورآ بڑ طو جنگ کا فیصلہ چکا تھا

ورآ کی قسم تو صر خد تر لوگو کے لیے ہوتی ہے ست با نسانو کے لیے ہوتی ہے بے قو بے د بلیسی د دما کے لیے قو قسم ورآ سب بے کا پر طبقہ تو بے ور ''ہوتا ہے کا تو خد ہوتا ہے ورآ سے صر ما چاہیے ہوتا ہے جائید دہی کا خد کا ورآ ہوتی ہے تا یخ کے ںد معصو کسانو کا شتکا میں سے ہر لاکھو لو ورآ کی قسم پر عتبا کے مذ پر آماد ہوئے مو کی نیند سلا دیے گئے مثالیں کیا د د دھو دھو ہو جاتا ہے

مغربی تا یخ د ا پھر یسے مو خین جنہیں عو کے ںد ور کے تقد کی سطح کے با میں معلو ما ہو تنقید سکتے ہیں شا ٹؒ دھوکے میں آ ا کیو جہا ک تا یخ سا پو نقلابی تحر ک کے ک سے شکست سے د چا ہوئی

تنقید ہما بھی بن سکتی تھی مگر میں ماننے کو ہر کر تیا نہیں شا ٹ کو دھو ہو ہو گا یسے بڑ جید عالم جہاںد ںد کو کو دھو د سکتا ہے جسے بخوبی معلو تھا ر ورآ سے لے کے پنے تک ورآ شر کو بہت با بطو ہتھیا طر ستعما کیا جا چکا تھا منز د کے ہر مسافر کو ساحل کے ورٹ پہنچ سی عظیم ورآ سے دھو د ا جاتا تا یخ یسے قعا سے بھر پڑ تھی

کیسے ممکن ہے شا دھو کھاتا کالی د کے خیا سے ہمیشہ مسلح ہیے جو عاشق پنی محبوبہ کے د کی د کنو کا ںد پنے د کی د کنو سے لگاتا ہے حسین ورٹ کھاتا ہے'' لیے قعے کو سطحی طو پر دیکھا جائے شا کا قطعاً دھو کھانے کی جہ تھا بلکہ لگتا ہے با عد کی حکمتِ عملی تھی

میں ُ کے کا کوئی جو د سکو ا نہیں مگر ثو سے کہتا ہو مرد کا پیر کا مرد کے ساتھ کیے گئے دھوکے سے خو تھا یسو مسیح کا ںد حضر یسو کے ساتھ کیے گئے دھوکے سے خو تھا میر د کے کو حکمتِ عملی کے میں شما ا چاہتا ہے حکمتِ عملی صحیح تھی ا پر لبتہ بحث ہو سکتی ہے

با کو بھی چھو یے آ ا شا ٹ کی کسا تحر ک کی کامیابی کے مکا ا موجود تھے کر موجود تھے تو کی شکل کیا ہونی تھی آ بس دلچسپ با میر طر کمز عقید بنے بغیر دیکھیے قعے کے بعد تین صدیو میں پھر کبھی آ کو سند کی سیاست میں کلہو تالپو ا مغل نظر آ ئے کبھی آ نے مفتیا ِ ٹھٹھہ کے با میں کچھ سنا جن کے فتو حکمر نو کے ساتھ تھے کبھی آ نے پیر کے با میں کچھ سنا جنہو نے کسا

Gul Hayat Institute

تحریک کے خلا کا کیا تھا جب فکرِ شا س کی بڑھوتر آ کو سے لے چلّی تک
مشرقی جرمنی سے لے مغربی بنگا تک نظر آئے گی شخصی کامیابی ناکامی کا تو تصو ہی پیچ با ہے
بس نسانی کا کو ما کا نہیں ہوا چاہیے جھو تحریک کا فلسفہ سربلند ہوا چاہیے بقو شا
لطیف یہی عز کو پیپائی حضر نسا کو پنی نسانیت کی علیٰ منز یعنی پیا پنہو سے ضر
ملائے گا‘‘

ورآ عومی حساسیت کا کر ہے عو لنا کے جتماعی ور کو بے عز
نے لو کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا فسطائی جھو ہے سب کچھ جار ہے جنگ
میں‘‘ نہیں صر جار جار ہوتا ہے سب کچھ‘‘ جار نہیں ہوتا جنگ ہو یا من ہر جگہ فیئر پلے
کی ضر ہوتی ہے خو حالا کچھ بھی ہو

با بھی کر میں باد ھنے کی ہے کر جھو کا کا جا
سا ہے تو دشمن کی طر سے پیری ِ حت تا لپر پلیجو بھی جا ہے ہر کی پنی ہوتی ہے
کا جھو سے برتی جائے گی ہم سے تک بڑ کی جا ہی ہے
معرکہِ جھو کو ہما نئی نسل سے چھپایا جا ہے

کبھی طبقاتی دشمنی کو چھوٹا یما د بہاد جنگی صولو کا پابند سمجھئے بالائی طبقہ سے
مہذ ہونے کی تو کی پاسد نے کی ما سا میں موجود کسی بھی عالم گیر چھی نسانی
کی پابند نے کی توقع ما عظیم ترین حماقت ہے ظالم طبقہ کے کوئی جنیو کونشن کوئی
بنیاد نسانی حقو کوئی بین لاقومی چا ٹر غیر نہیں ہوتے سب کے کھڑ د
سر ‘‘ہیں سب کے صل تو کو چھپانے کے پرد ہیں

لہٰذ شا س جنگی تھے سب سے بڑ نسا سب سے چھوٹے لوگو کی
حر ست میں تھا لوگو کی حر ست میں جن پر کسی نسانی خلاقی نو کا طلا نہیں ہوتا
تھا بے ور بے بے نو لو

مدگی متحا لیتی ہے

کر شا س کو ٹھٹھہ لے جایا گیا میر علی شیر نع ٹھٹھو نے نو عظم خا شا
س کے بیچ ہونے لے سو جو کو نقل کیا ہے ظاہر ہے یک عالم یک جا حاکم کے
بر تھا لہٰذ کے جو با حا شیر کے شعا قرآنی آیتو حدیثو کے علا کچھ
ہو گے میں شخص کے علم سے منو د سے شناسائی سا کی خر تک بحالی پہ
حیر ہوتا ہو کا دبی برمحل ستعما تعجب میں لتا ہے مثلاً جب سے پوچھا گیا
تم نے شو کیو برپا کی ‘‘

تو شا نے باعی کو پناجو بنایا:

آن روز کہ توسنِ فلک رازین کردند
آرائش مشتری زپروین کردند
این بود نصیبِ مازدیوانِ قضا
ماراچہ گناہ ، قسمتِ ما این کردند

Gul Hayat Institute

ترجمہ:

جس فلک کے گھو پر ین کھد گئی

پر ین سے مشتر کی آ ئش کی گئی

سی قضا کے د سے ہما نصیب ہو گیا

ہما کیا گنا ہما قسمت طر لکھی گئی

حکمر کبھی بھی د با مسخر د با پیر د با شاعر کے بغیر د با میں نہیں بیٹھتا وف بھی کا د با مصاحب شاعر ضاؔ موجود تھا خا کے نو ر خا نے سما پرتھو کا نے شا س کو تنبیہ کی:

دوست بیدار بشو، عالم خواب است اینجا

حرفِ بیهوده مگو، پای حساب است اینجا

ترجمہ:

د ست جا جاؤ عالم خو ہے

بیہود حر کہنا یہا حسا کا موقع ہے

پاگل کس کو تنبیہ ہے شا سؒ سے کیا جو دیتا کے تو د پر می کے مہر لگے ہوئے تھے کے کانو آنکھو پر بندگی چا سی کے مہر لگے ہوئے تھے شا نے فی لبدیہہ یو کہا:

درِ کوئے نیک نامی مارا گزر نہ دادند

گر تو نمی پسندی، تغیر کن قضا را

ترجمہ:

نیک نامی کے کوچے میں نہو نے ہما لیے کر ہی لکھا

کر تمہیں پسند نہیں تو تقدیر بد

تقدیر تو کا بڑ بھی نہیں بد سکتا تھا جبر ختیا لے نو سے صر با ضمیر لو ہی کھیل سکتے ہیں معر کی می کو نقلا بیو کی جماعت پچھا سکتی ہے حیر ہے لاؤ سپیکر لے کے ظلم ما نصافی تقدیر معر ہے مگر ظلم ما نصافی سے ٹکر جا ما تقدیر معر کیو نہیں نو کے د بستہ کلور کلور نے لے کتے کو یہی جوتا کافی تھا جنہو نے پنی د نش خو کسی بھی قیمت پہ بیچ لی ہو نہیں شرمنا با کہہ شرمنا چُپ جاتی ہے

چنانچہ نو خود بو پڑ:

آمادہِ بلا باش

سز کے لیے تیا ہو جاؤ

سے کوئی کیا بتائے ہمہ وف پنا سر ہتھیلی پہ کھا ہو نقلابی نقلا جیسی کا د عی ہو سے کسی سے کیا ما جس کی تعلیم ہی د ما د کی سز بھگتنے کے لیے تیا ''کے شعبے میں د گئی ہو تو سے سز کے لیے تیا ہنے'' کی دھمکی دینے کا تکلف کیو کیا جا ہے حکمر کے سامنے کیا بین بجاما شا سؒ نے ک ہی مختصر فقر سے کے کبر غر کا محل چکنا چو دما:

البلاءِ للولاءِ کا للهب للذهب

دستی کے لیے آ مائشیں طر ہیں جس طر سونے کے لیے آ

آ تو سونے کو مر د چمکا دیتی ہے

حکمر کی سمجھ میں بھی ما کس جا جی دیمتر سے مخاطب ہے کس ''History Will Absolve Me'' لے سے کا پالا پڑ ہے * پنے ضمیر کی سو ئی جا کھنے پر مُصر حاکم پھر ک حمقا سو تا ہے:

خود کو بدما کے مصیبت کے تیر کا نشا کیو بناما

جو ما:

Gul Hayat Institute

عاشق چه کند گر نه کشد بارِ ملامت

با هیچ دلاور سپرِ تیرِ قضا نیست

ترجمہ:

عاشق کیا کربا ملامت جھیلےتو

کوئی سو ماتقدیر کے تیرکو سےنہیں سکتا

بابا نقلابی کی خودکچھ تھا تونو کے کہنے پر مین سے تا یکیا پس آسما میں پس بکھیر تھا تو گومائی کے ما ''کے لفا بو تھا توعصر کی پہ د کی منشا پہ لیفٹ س تھا تو سبا علل کے نو کی کالب تھا توجمہو کے لکھے پر تھا

نو نے کہا:

ف جبکہ تم قتل ہو ہے ہو پھر بھی ضدنہیں چھو تے

تو نقلابیو کے سرد نے فرمایا:

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد به عشق

ثبت است بر جریدهٔ عالم دوامِ ما

ترجمہ

شخص کبھی بھی نہیں سکتا جس کا د عشق سے مد ہے

ہما ہمیشگی دنیا کے صفحے پر لکھی ہوئی ہے

نطق علم کا ب جاؤ عضے سے حاکم لفا کا ترین ستعما تھا قتل ہو ہے ہو''

حق نصا کا کی بھی مقتو بتایئے جو گیا ہو مو صر جانو کی ہوتی ہے جس نے دنیا میں آ سوئے کھانے پینے سونے کے کچھ کیا ہو مو سے آتی ہے شا سؒ

کے لیے قتل ہو ہے ہو'' لا لفظ ہی کی شا میں گستاخی نے کے متر د ہے شا س جیسے خلقِ خد پہ عاشق لو قتل نہیں ہوتے تے نہیں د پاتے ہیں جود ہستی کے آسما کے صفحے پر د پاتے ہیں ما مکا کے حد د قیود سے پا د پاتے ہیں تین سو سا بعد بھی سطر کے لکھا کے دلو میں حیا پاتے ہیں

حاکم نک طفلی سو پوچھتا ہے:

لو لا '' ف کے حاکم کے حکم سے تم نے منہ کیو مو ''

ہونہہ مرغاصب کو لا ''ہونے کا دعویٰ ہوتا ہے کے تو حلیے یچھ بند میں بد جانے چاہئیں دیکھیے ہما آ کے لیڈ نے کیا جو دیا:

ما مریدان روبه سوئے کعبه چون آریم چون

روبه سوئے خانهٔ خمّار دارد پیرِ ما

ترجمہ:

ہم مد کعبے کی طر کیسے یں

جبکہ ہما شدکا ساقی کے گھر کی طر ہے

نڈ نے پنی صلیت دکھائی دلیل نڈ میں سے صر ک نے مد ہنا ہوتا ہے د نو بہ ک ف ئم نہیں سکتے نڈ کی سانس دلیل گھٹا ہی تھی سو نڈ

نو نے پوچھا:

بتاؤ کیا خو ہش ہے ''

نقلابی تو خو ہشو لالچو حاجتو سے بہت بالا ہوتے ہیں چنانچہ شہیدِ عشق نے یو جو دیا:

من از آن دم که وضو ساختم از چشمهٔ عشق

چار تکبیر زدم یکسر بر هرچه که هست

Gul Hayat Institute

ترجمہ:

میں نے جس وف عشق کے چشمے سے ضو کیا تھا
وف ہر موجود چیز پر جنازہ کی چار تکبیریں پڑھ تھیں

یوٹوپیا دھو کھا چکا تھا جنگ کا پانسہ پلٹ چکا تھا حاکم طبقہ دائمی بادشاہی چاہتا ہے سو مل گئی چنانچہ کو عارضی ملنے کے بجائے دائمی بقا یقینی ہو چکی تھی صا فانی ہے فطر پنے پسندیدہ لوگو کو فانی کبھی ہنے نہیں دیتی ور ہی کو ثبا ہے چنانچہ شا ستؒ کو ور ہی ملنا تھا نقلا سے ور ور بھی عجب ور تھا محبوبہ کی دہلیز پر پہنچ عاشق کو در سے محر دیا گیا تھا جس وف شا ست کو جیل میں بند کیا جا تھا تو شعر پڑھ تھا:

ساقیا برخیز در دہ جام را
خاک برسر کن غمِ ایام را

ترجمہ:

ساقی اُٹھ جا بھر کے د
غمِ ما کے سر پہ مٹی

21

مگر بھی ست کہا نقلابی کو ک متحا میں لنے کا فیصلہ ہو ظلم وُسعہا'' سے بھی آگے بڑھ متحا شاید سب سے مشکل متحا تھا شا کو مسلح دستے کے پہرے میں مید میں لایا گیا جہا گو ر عظم خا ما کلہو ملتا کا شہزد میر شہد دخا ٹالپر پہلے سے موجود تھے گو ر نے حکم دیا شا ستؒ کو قتل نے سے پہلے کے بھائی میا حمت کے نوجو مے یوسف کو لا شا ست کے سامنے قتل کیا جائے کے حکم کی بجا تے ہوئے مسلح سپاہیو نے شا ستؒ کے بھائی بھتیجے کو مید کے بیچ لا کھڑ دیا ہما ما نے نقلا کو میلو کی کت شپ سمجھ کھا ہے

کیا مشکل صو حا ہے کیا کُش متحا ہے مگر نقلابی کا د ہے کمز ہوتا ہی نہیں نچلے طبقے کا ساتھی ہے کھڑ تا ہی نہیں سب لو جتماعی عت کے نظریے سے لیس لو تھے نہیں تو سبق ہی یہی دیا گیا تھا :

کر تم بھی ہو پر نو میں شامل
تو شعلے دیکھ پس آؤ
جلتی آ محبو کی ہے
جھجکتے کیو ہو فو کود جاؤ

سوشلز کے نظریے سے کند بنے لو صر پنا پنا متحا د ہے تھے بلکہ تو جتما کا جمع کا پو کمیو کا متحا د ہے تھے شا ستؒ کو پنے سامنے پنے پیا کو قتل کیے جانے کا جبر نظا نے پر مجبو کیا گیا سے د باتو میں سے ک کا نتخا ما تھا: جتماعی نسانیت کی فلا کے نظریے کا ما پنے بھائی بھتیجے کی جا کا شا نے حسبِ توقع پنے نسا دست نظریے کو پیا جاما سے قبل مولا ما یہی تو کہہ گیا تھا صر آ لے پرید کو کیا جاتا ہے کیا تم نے لوؤ کو کبھی پنجر میں کھے دیکھا ہے'' می نہیں شا ست تھا نے پنے بھائی بھتیجے کو مخاطب کے کہا

در مسلخ عشق جز نکورا نہ کُشند
لاغر صفتان درشت خو را نہ کُشند
گر عاشقِ صادقی ز کُشتن مہ گریز
مُردار بود ہر آنکہ، او را نہ کُشند

ترجمہ

عشا کی قتل گا میں موٹی ور بہ بھیڑ ہی بج ہوتی ہے
لاغر بدمر بج نہیں ہوتے

Gul-Hayat Institute

کرتم سچے عاشق ہوتو قتل سے

بھیڑ د ہوجاتی ہے کر سے بچ یں

د حو بہاد یسے لوگو سے بھیک لینی چاہیے کہہ حکم دیا نما میں مصر ہوجاؤ د نو نما میں مشغو ہوئے شا کے سامنے جلاد نے کے بھائی بھتیجے کے سرتن سے جد دیے لاشیں کچھ لمحے تڑپیں پھر خامو ہوگئیں کو طو ہوتا تو ک با پھر بھسم ہوجاتا مگر شا س پنے بھائی بھتیجے کے خو سے لب پت د سر کوتڑپتا دیکھتا کہتا

میکُشد ایں غم کہ می گوید، تو بہ کردی زعشقِ ما نہ ہنوز

بہ ادائی نماز شو باللہ، عالمے توبہ کرد مانہ ہنوز

ترجمہ

دکھ مجھے ما دیتا ہے کہہ بھی تک عشق سے توبہ کی ما نہیں

خد کی قسم سا دنیا توبہ سکتی ہے میں یسا نہیں گا 22

توبہ نے معافیا مانگنے لو کو ما نے تو جناہی تھا جس کا ک بیٹا ک پوتا بچ دیے گئے د سر بیٹا بنے سب کچھ دیکھنے پہ مجبو تھا نو خا بے ہو ہو سے لگانے کی حاجت ہوئی مس مس مس

عشق جوشد بحر را مانندِ دیگ

عشق ساید کوہ را مانندِ ریگ

عشق بشگافد فلک را صد شگاف

عشق لرزاند زمیں را از گزاف

ترجمہ

عشق سمند کو دک کی مانند با لتا ہے

عشق پہا کو س کی طر پیں لتا ہے

عشق آسما میں سو سو شگافیں لتا ہے

عشق مین کو پنی للکا سے دیتا ہے

عشق نے بنگویں بر تنگویں بر تک کا بلید مانگا تھا س نے حاضر جنا ''کہہ دیا مگر تک کہا بھی کچھ سننا باقی ہے بھی کچھ پڑھنا باقی ہے کچھ لکھنا باقی ہے شہید کی سرکرشت مختصر ک ہوتی ہے پہ متحا کم ر ک ہوتے ہیں ک ک مو تنا ک ک منظر سبق آمو چنانچہ نقلا نے کسی ضر مجبو کے د با مولویو مفتیو کو ما عدل لگی گنگر کو نے فتویٰ دیا شاؒ کو سزائے مو ہو (23)

Gul Hayat Institute

د ا سمند میں جا کرتا ہے

7 جنو 1718 کو ر نیو ‘‘نے 63 سا شا ب کا سرقلم دا 24 چی میں ر پہ لی ہوئی قسم تو نے لو کو ر نی’’ کہتے ہیں بد کی گو ا نتہا ہوتی ہے لفظ سے ا د مکر لفظ چی با میں شادہی ہو

کہتے ہیں جس ق عشا کے ما پر جلاد نے کیا تو کے تھ میں ہی تلو تھی جو شا ب کو کے ستاد شد سید لما نے قتِ خصت د تھی شا ہمیشہ تلو پنے ساتھ کھتا تھا مگر جب سے دھوکے سے کیا گیا تب تلو بھی سے چھین لی گئی تھی آ کو تو ا د ہوگا شا شہید نے خود پنے شد سے تلو مانگی تھی شد نے تلو سے دیتے ہوئے پوچھا تھا تحفے کی قیمت کیا ہوگی تو شا نے کرد جھکائی تھی کہا تھا: سائیں کی قیمت کرد ہے’’

پنی مقد کرد پہ پنے شد کی تحفے میں د ہوئی یہی تلو چلنے سے قبل آ نے جلاد کو کنے کا کہا پنی جیب میں تھ لا کچھ شرفیا نکالیں جلاد کو دیتے ہوئے کہا ہو

تمہا کا پیشگی معا ضہ’’

دیکھتے کیا ہو خنجر ما پنا تھ ٹھاؤ
گھا د جا بھی لے لو میر آ بڑ ؤ

شہاد کے ق شا بؒ کی مبا با پہ حاؔ کا شعر تھا:

رھـــا نیـدی مـــرا از قیـــدِ هستـــی
جـــزاك الـلــــه فـــی الـداریـن خیــرا

ترجمہ

تم نے مجھے دگی کی سے دا
تمہیں د نو جہانو میں جز د

سی طر نہو نے موقعے پر بیدؔ کا شعر بھی بلند آ میں کہا تھا:

سـر درِ قـدمِ یـــار فـدا شد چـه بجـا شد
ایـں بـارِ گـراں بـود ادا شد چه بجا شد

ا بہاد کی کوئی نتہا بھی ہے مو کے ا سے کا ب کا ب دگیا کر جاتی ہیں صاحب تلو کو پیشگی معا ضہ د ہے مو ملک لمو کی حشت د بھی جاتی ا حمید شہید پھانسی چڑھتے ہوئے چستا د باد کے نعر لگا تھا جب تھا مس مو کو لٹا کی کرد ئی جا ہی تھی تو ک د نے پنی د ک طر تے ہوئے کہا تھا: کرد د میر د نے تو کوئی گنا نہیں کیا تھا’’ مو کی آنکھو میں آنکھیں لنا سی کو کہتے ہیں د ہیں ا کوِ ا بنو کے پتھر مکمل ہو ہو میں تمکنت کے ساتھ شا کے ساتھ کے ساتھ دشمنِ جا سے بغلگیر ہو جا ا قتل گا میں دیونگی بہاد بھلا گھر کمٹمنٹ بِنا ممکن ہے

Gul Hayat Institute

شا س ؒ کی شہاد کی خبر جب ٹھٹھہ سے نقلا کے ہیڈ کو ٹر جھو پہنچی تو
کہر مچ گیا ک مقبو عا لیڈ قتل دیا گیا تھا نقلا کا حانی پیشو علم د کا
ور چر گُل دیا گیا تھا خلقِ خد پنے محسن کو کبھی ور مو نہیں تی شا س جیسے
کا مد مرکو تو بالکل نہیں پھر کے ساتھ می طریقہ نہیں پنا ماگیا کے ساتھ تو
ورآ پہ کی گئی شکنی کی گئی تھی سے تو بالکل بھی د کر نہیں سکتے تھے چنانچہ جھو مکمل قہر بن
چکا تھا پو آباد غضب ما ہوگئی

نقلا کی مئے ک با جب لبو جائے تو پھر سی پیا بھی تڑپا دیتی ہے
لوگو نے تو نقلا کی بالٹیا پی کھی تھیں مچھلی بن پانی کے کیا جیے گی سا باد کو مدگی
نقلا بِنا کھو کھلی لگی سب نے جا دینے ٹھا لی جو کچھ تھ آ ما دشمن پہ آخر کے لیے
ستعما کیا گیا لاٹھی بھالا کلہا پتھر

دشمن جا گیا سے آخر مد کمیونسٹ سے بھی ما پڑ گا چنانچہ نے شہر کو
آ لگا د ہلا کوؤ کی تعد دتا یخ میں لاتعد د ہی ہے نے توپو بند قو تلو کے
ستعما کو جنس عمر کی تفریق سے آ د دما تا یخ یسی حشیا مو عا کی مثا د پائے
گی قصائی دھو چکا تھا پنی پو باسامانی کے ساتھ ورعو بھر چکا تھا خو نسانی خو
کش کا خو کمیو کا خو صبح نو کے پیامبر کا خو جتماعی کاشتکا کا خو فیض برکت خیر
کا خو شاہی نتقا کی آ جھو کا چکی تھی فقیر کا قتلِ عا شر ہو
کے گھر جلا دیے گئے نکے ثاثے لو لیے گئے بستی کی چھا دیو مسما د گئی جھو کی
جتماعی کھیتی سیلا خو میں گئی بیج بونے لے بچے فصل کاٹنے لے

کہا جاتا ہے تنے ماد لو ہلا ہوئے کئی دنو تک نہیں دفنا ما جاتا سا
بڑ کنوئیں کھود سب شہید کو نہیں مٹی سے بھر دما گیا عو لنا میں تک
جتماعی قبر کو کس تکریم سے جاتا ہے گنجِ شہید ''

میں گنجِ شہید کے ستانو پر گیا پنے لیے کچھ مانگا بر لگتا ہے بس
کے نظریے کی سچائی کی گو ہی دیتا سے مجھے معلو ہے شہید صر یہی چاہتا ہے
تین سو سا بعد بھی کا کوئی پیر کا سلا کے لیے آئے تو کے کا کی سچائی کے نظریے کے
برحق ہونے کی قربانی کے جار ہونے کی گو ہی د

جھو میں جانے لی پہلی منظّم طبقاتی جنگ میں بے شما ہند کشو نے بھی
حصہ لیا پنی جانو کا مد پیش کیا تھا تک بے شما ہند مد شا س ؒ کی د گا کے خدمت
گا ہیں

ضے کے حاطے میں آ کو بے شما قبریں ملیں گی جو کی ہیں پر قرآنی آیا لکھی
کپڑ کی چاد یں ملیں گی کسی پر سر چاد ہے کسی پر سبز کسی پہ سیا کسی پہ لنا '' کی
سو لکھی ہے تو کسی پہ سو فاتحہ جب سر نے پر کتبے پڑھنے لگا تو حیر کے گو ما سمند میں
گیا میں سے تو بہت سا قبریں ہند شہید کی ہیں د با تو پہ حیر ہوئی
ک تو نہیں جلانے کی بجائے دفن کیا گیا د سر با پہ پر قرنی یتیں سو تیں لکھی
چاد یں چڑ ہوئی تھیں جد جہد تو نسل قو مذہب ک سب فر مٹا دیتی ہے حق
پرست عقید کی تفریق کے بجائے نسانیت کی ک مُشتی ک جہتی کے علمبرد ہوتے ہیں
یہی با تو جھو کی تباہی ما بد آباد کا باعث بنی تھی سی با کو تعصب کی دیمک کے چاٹے
ہنو نے قبو کیا تھا سی با پہ تو ملاّ پیر ضی فیو بادشا کٹھے ہو گئے تھے
نظر کے ہیڈ کو ٹر کی ینٹ سے ینٹ بجا کھد تھی

عظیم جد جہد کا منشو جی یم سید نے یو خذ کیا:

* شا س کا ف نگزیبی طر سے پید شد مذہبی کٹر پن
مذہبی تعصب کی جڑیں کھا تھا جس کے مد ملاّ پیر حاکم کا مستقل مفاد موجود تھا

Gul Hayat Institute

* نقلابی کے مذہبی عقید بند خد کے بیچ شخصی معاملہ تھا میں ملاّ کودست مد نے کا کوئی حق نہیں با تو مذہب سیاست کو علیحد تی تھی یہیں تو ملاّ حاکم کی مو تھی

* شا ب نے ملاّ کے نقطۂ نگا لے مسلمانو کو جد قو تسلیم نہیں کیا سے

فرسود سمجھا کے ہر صالح نسا کسی مذہبی متیا کے بغیر مومن تھا غیر صالح شخص بے تھا سی با میں تو آ دفکر نسا دستی حد لوجود حد مذہب کا پوشید تھا سی صو میں تو نفر نفا دئی تعصب کی مو تھی'' [25]

مگر کے منشو کا سب سے ہم حصہ کا بسا ماہو کمیو د ر تھا جہا ہر شخص پنی ہلیت کے مطابق کا تا تھا پنی ضر کے مطابق معا ضہ پاتا تھا جہا کوئی شخص بھوکا نہیں ہتا تھا د ر سب کا خیا کھتا تھا بیما کم سن بو ھو کی فلا کی ب دیتا تھا

شا ب ؒ کو پنے نظر ما سے پیا تھا سے دشمن کی طبعی جنگی طاف کا بخوبی ند تھا شکست سے بے نیا نقلابی نے سب سے پہلے پنے فلسفے برحق نظر کی تبلیغ کے نتظاما دیے نے جنگ شر ہونے سے بھی قبل خیا کھا تھا سب نقلابی جھو میں ہی جمع ہو نے کوئی کوئی گاؤ خالی چھو سپا نقلا کی شد مد ضر کے با جود کمانڈ نے پنا نظر ماتی محا کمز کیا نے چُن چُن د نشو نظر د نو کو مید جنگ سے کوسو د پنے پنے علاقو میں بھیج د ما تھا تا جنگ کا خو کوئی نتیجہ نکلے نظریے کا مو چہ خالی ہو کمیو کا فلسفہ لوگو تک پہنچتا ہے لا '' کی بلند آ مدھم ہونے پائے جیکو کھیڑ سو کھائے'' لا فلسفہ منو ہی ہے

بھی بھی کہتے ہیں سند میں ک پو علا شا ب ؒ کے فقیر کا د پر مشتمل ہے مگر تین سو بر کر نے کے با جود لو آ بھی کی ما گا نہیں آتے پوچھنے پر بتاتے ہیں:

شد نے جھو آ نے سے منع کیا تھا''

ممکن ہے سند کی کسا تحر ک نے یسے لوگو کا کھو لگا لیا ہو کے ساتھ جڑ گئے ہو مگر میر معلوما با میں ناقص ہیں میں تو بھی نہیں جانتا سند کی کسا تحر ک شا ب جھو جنگ سے بھی ہے نہیں

طبقاتی جنگ جیسی خونی جنگ نہیں ہوسکتی جھو کو تبا نے پر ہی قناعت کی گئی بلکہ تحر ک کی سا باقیا کو بر باد ما تھا حکمر نو نے جھو تو تبا د ما مگر کے لیے گاؤ گاؤ بکھر نظر ماتی لوگو کی تباہی تو بہت مشکل تھی چنانچہ مناد د گئی جو کوئی بھی کسی صوفی کا سر کا لائے گا سے پانچ پے نعا دیے جائیں گے مگر کب تک مگر کتنے آفاقی نظر ما طر تو ئی نہیں دیتے چنانچہ با بنی تو علا ہو جو کوئی بھی دلبا فقیر کی د میں نظر آئے قتل د ما جائے کتنے ما گئے کتنے نعا مافتہ بنے معلو نہیں مگر تنا معلو ہے عصر مانے کا ما ضی حکمر نو پہ ہنستا ہی

پھر حکم ہو جس شخص کی آنکھیں سر ہو سے چو ما جائے کر '' بولے تو سمجھو جھو کی' ہے ما د سر لاؤ نعا کا پیسہ صو

برسو تک سلسلہ جا ملک لمو کی متحر متوحش کا کر جسٹر میں سما ہی نہیں پا ہی تھی جھو میں گند جو کی کا شت چکی تھی تو کسا پنی بیٹیو بھائیو کو کا شت ہے تھے جگر کے ٹکڑ کو جتماعی قبر میں کا شت ہے تھے قتل کہیں جا ف ختم کیا گیا جب دہلی پر شا نے بادشاہت سنبھالی [26]

Gul Hayat Institute

چہ بجا شد

شا س کی پو جد جہد کو تین حو لو سے دیکھا جا سکتا ہے:

1- نسانیت دست فر بند سے پا من آشتی کا علمبرد تھا

2- نے مغلو کی بالادستی کے خلا جد جہد کی جسے آ کی ترقی یافتہ صطلا میں قومی'' جد جہد کہتے ہیں

3- جاگیرد نظا کے خلا مشتر ملکیت کے لیے جد جہد کی جسے آ کی ترقی یافتہ صطلا میں جمہو '' جد جہد کہتے ہیں

لہٰذ شا سؒ کی جھو تحریک یک قومی جمہو تحریک تھی مگر ساد مانے میں صطلاحا تعد میں کم ہو تی ہیں معنو میں سیع دھندلی بھی شا کی جھو جنگ یک یسی قومی جمہو تحریک تھی جو متشدد بھی تھی یڈیلسٹ ہتے ہوئے بھی مسلح جد جہد کے یعے مغل سا فیو دنو سے بھڑ جاتا تحریک کو یوٹو پیا سے تقریباً تقریباً نکا دیتا ہے

تحریک کی یک خا با ہے طو عو می جنگ میں کسی یک نسا نے

بھی ہتھیا لے جی نقلابی جنگ میں کسی نے ہتھیا لے کوئی جاسو بنا کسی نے سلطانی گو ہی کی لعنت کرد میں پہنی نقلابی لو تے ہے کٹتے ہے توپو سے سا شہر برباد دیا گیا لگا ہر بھسم د گئی لائبرر مسجد فر شر حدس کی کتابیں سب شہید ہو گئیں 24 ہر نقلابی کٹ مگر یک بھی قعہ بزدلی کا نہیں ہے مخبر کا نہیں ہے فسو ہم تا یخ کے جسٹر میں تنی بڑ نقلابی جنگ کی ہمیت کے شایاِ شا د ہی سکے چوبیس ہر کے قربا ہونے کا بالکل بھی فسو نہیں کی شہاد کے قصے کے مٹ جانے کا غم ہے دکھ ہے قصے کو محفلو میلو ماتمو میں د یا نہیں جاتا کو سوتے قت کوئی با پنے کو بڑ قعہ کی کوئی کہانی نہیں سناتا

جیسا ہوتا ہے کلہو گئے مغل گئے ٹالپر گئے نگر ر گئے کے بعد دیسی لو خود مختلف یونیفا مو میں حکمر بنے مگر نہیں کوئی نہیں جانتا کا تذ کوئی نہیں تا لیکن صدیا بیت جانے کے بعد بھی ٹھٹھہ کے جھو شر میں موجود شا سؒ شہید کے مقبر کو کسانو کی آ د کی آ سمجھا جاتا ہے لو د د سے آ کی یا پر عقید کے پھو نچھا تے ہیں 27 کر د کے ہر بد جابر کا تذ تا بھی ہے تو جھو جنگ میں مکا قریبی فر شکن دشمن فریق کے حو لے سے تا ہے سلسلہ صدیو تک جا ہے گا

یک دلچسپ با شہید کے قبرستا کی خصوصیت ہے آ سے خو یک لی سے حانی فیض لینے جایئے یا یا ''مید جا شہد کی جتماعی قبر کو تعظیم پیش نے جایئے آ خود سے سو کیے بنا نہیں سکتے میں کو ہو کس صف میں ہو کس کے ساتھ ہو شہید کے ساتھ ہو یا فر شکنو کے ساتھ'' سو بے شک جامع ند میں بھر یا غیر ضح بے ساختہ طو پر مگر چوبیس ہر نسانو کی شہاد پنی جو کی طر ضر متوجہ تی ہے سی لیے تو حکمر قلند بادشا بھٹائی سائیں کے مقبر پر جشن

Gul Hayat Institute

منامنا عو لنا کا شا س کے ضہ پرجانے سے مو تے ہتے ہیں

بھی شا س کی جد جہد کا قصہ ختم نہیں ہو دیکھیے ما قربانی کے لیے تو مو ترین ہستی چُنی گئی تھی تو بھلا سے عا نسانو لاسلو کیو ہو عا نسا تو تھا نہیں تو نقلابیو کا نقلابی تھا عاشقو کا عاشق تھا کمیونسٹو کا کمیونسٹ تھا شہید کا شہید تھا چنانچہ شا س شہیدؒ کے سر کو نیز پر چڑ دیا گیا نیز بلند کیے ہوئے شہیدِ نقلا کا سر پو ٹھٹھہ شہر میں پھر ا گیا تھا کس سربلند ہوتے ہیں عو می شہید

شہید کا سر عو لنا کے مد خو ہر پھیلانے بغا نقلا کو بنانے کی خاطر سک سک گلی سک سک محلّہ گھما ما گیا پاگلو شہید پنے عو کو پناہ مد نے تم سے ہی کا لیا تے ہیں محبِ طن لو پنے طن کی گلیو کا خر دید یو بھی تے ہیں خر دید تو مدگی بھر یاد ہتا ہے عا دمی کا خر دید نہیں تھا شہیدِ شہید کا خر دید تھا

جاگیرد کا نقا پھر بھی نہیں ہو بھی سرد ہو بھی کمینگی مکمل ھت ہوئی بھی جو کے تالا سوکھ گئے بھی لم ختم ہو بھی ستم تھا نہیں بھی سم کی میں تلچھٹ باقی تھی بھی قربانی کا س آ یا بھی تو سوئے د ہی ہو آئے تھے کوئے یا تو د آ گے تھا چنانچہ بلیس کی مجلسِ شو یٰ نے کو مرد گہر ئی گیر ئی دینے کا کہا لہٰذ دشمن نے شہید کے سرد کا سر ٹھٹھہ سے دہلی بھیجنے کا فیصلہ کیا لہٰذ ہی نیز کی نّی ہی نیز کی بلند ہی سر شہید کا سربلند سر کے سر کے سفر کا د نیہ 48 د کا تھا فتحا نکا بھر سرعلاقو کو چیرتا د یالو پہ جھٹکے کھاتا موسمو کو بھگتتا تماشا بنتا تکریم بھر دلو حو کے جتماعا سنگِ میل بنتا نقطہ دشنا کر بنتا نشا منز ہوتا

مگر عو می مقبولیت حاصل ہوتو یتیں بنتی ہیں کہانیا منیو فیکچر ہوتی ہیں عقید بنتے

ہیں یتو کہانیو عقید کے مطابق 48 دنو کے سفر میں جھکنے لا سر چُپ ر نی یتیں حا کے شعا پڑھتا پنی شاعر خلق تا حا شیر کے جن شعا کو سر'' سنا تھا میں سے کچھ دلپت د د یا'' میں د کی گئیں

سر در قدم یار فدا شده چه بجا شد
این بار گران بود ادا شد چه بجا شد
من سرّ خدایم به سرخام چه مطلب
سرّ من به سرّ خود بخدا شد چه بجا شد
دود دل من حلقه زده بر سرا فلاك
دودِ دل ما حلقه نما شد چه بجا شد
ازخون دلم گشت چناں اسم انگشت
خون اسم ما انگشت نما شد چه بجا شد
پروائے نه داریم ازیں جسم گراں سر
چوں جسم فنا بود فنا شد چه بجا شد
هاتف به ندا دادا دمبارك زو صالم
خوددم هم ما بود ندا شد چه بجا شد

(28) دلپت دلپت د د یا''

میں جی دلو میں ہیں تو کا بے د کا سر بولتا ہے شہید کا سر بولتا ہے شہید شہید ہو بھی شاعر تا ہے شا کے بے جا سر کی شاعر کو بے سرا '' کا معتبر یا دیا گیا ہے شاما شا سر ہی لیسی بے سرا '' نامی مثنو کہہ سکتا ہے

کی مثنو بے سَرنا '' میں کی تحریک میں د گئی قربانیو کا موجود ہے سند کے مشہو صوفی شاعر بید نے مثنو دلکشا'' میں شا کی مثنو کا کیا ہے 29

Gul Hayat Institute

کہتے ہیں د سے جد کیے ہوئے سرِمبا نے کل سا سو شعا کہے تھے مگر تقریباً سا کا سا کاغذ فرطا سے بےنصیب یو سے گم ہوگیا 30 محض تک د ستخا کہیں کہیں شائع ہوچکے ہیں جن کا کٹر علی مانجھی صاحب نے پنے پی یچ کے مقالے میں محبو علی چنانے پنےمضمو شا شہیدصوفی'' موسند صفحہ 146 میں کیا ہے ہی کچھ ہم یہا نقل پائیں گے ہما علم بھی تک معلوما کے چندہی سرچشمو کی سائی تک محد دہے:

من بغیر تو نه بینم در جهان، قادرا پروردگارا جاودان

چون بجز تو نیست در هر دو جهان، لا جرم غیرے نبا شد درمیان

من ترا دانم ترا بینم ترا، خود ترا کئے غیر باشد لے خدا

اولی و آخری تو اے احد، ظاهر و باطنی و بے عهد

هم نهان و هم عیان پیدا توئی، هم درونِ گنبدِ خضرا توئی

مگرہم جانتے جس خوبصو آ ٹسٹ نے بےسرما ''نامی مثنو بنائی نے تحریک کے غر مقاصد جنگ کا پو تا کےجشن شکستو کی پژ دگی بہت فنکا مد میں بیا کیا ہوگا

لیکن تک نو نے کی با ضر ہے شا س کے با میں جس نے بھی قلم ٹھاخو فا سی میں ناسند د میں خو شاعر تھی ماننژ سرکٹ نے کے کٹے ہوئے سر سے ماد باتیں کہلو ئیں حالانکہ دیکھا جائے تو عالم فاضل نے چھی خاصی عمرپائی تک کیمو کی تشکیل کی سے کامیابی سے چلاما مقامی جاگیرد پیر ملاّؤ سے کئی برسو تک لجھا د تین جنگیں یں جس میں مقامی جاگیرد کے علا مغل فو کی سپرپا فو بھی تھی چا ما تک محاصر میں تے ہے فو کی کما عظ نصیحت سب کچھ کر کٹھا کیا جائے تو کئی جلدیں بنتی ہیں مگر مد با کی بہ نسبت کٹے ہوئے سر سے ماد باتیں ئی گئیں

مائتھالوجی نے حقائق کو بہت چھپاپا ہما بڑ نقصا ہو

بہرحا شا شہد کا مبا سر دہلی کے د با تک بادشا کو تحفے کے بطو پہنچادیا گیا سر کے تحفےمغل بادشاہو کے پسندید تحفے ہو تے تھے خو پنے بھائی کے کیو ہو قتذ کاٹے ہوئے سر نکالی ہوئی نکھو کےتحفو کی صولیابی کے بغیرممکن کہا ہوتا ہے

کہتے ہیں پنے ثر سو سے جمیر کے خلیفو نے عظیم لشا سر حاصل کیا سے شا ٹ کے فقیر کے حوالے کیا جنہو نے سے تعظیم تکریم کے ساتھ پس جھو پہنچادیا

آ بھی شا ٹ کے ضے گنبد سے باہر سنگ کا تک خوبصو چھوٹا پلیٹ فا بناہو ہے کہتے ہیں بڑ نسا کا تعظیم بھر سر تدفین سے قبل کھدیا گیا تھا میں نے سرجا'' کے سامنے بھی پناماچیز سرخم کیا

آ یئے میرعلی شیر نع ٹھٹھو کے محتر لفا ہم بھی یہا نقل تے ہیں آ بھی کا د یں جو نےشا کی شہاد کے 44 سا بعد ستعما کیے تھے:

"شیخِ حق شناس، شریعت اساس، آهوئے صحراگردطریقت، خمخانهِ وحدت، جوشِ حقیقت، ساقیِ سرمست، بزمِ ارشاد، ساغرِسرشار، بادهِ جواد، آئینهِ معرفت مجردی،رهنمائے ملكِ بے خودی، ازکثرتِ یکتائے گزیں، بمحفلِ خلوت نشیں" 31

تک با میر لیے لبتہ نئی ہے سند کے تقریباً سا چِستا کے بھی کثر لیا پنا حانی فلسفیا سلسلہ ہیں شا س کے جھو شر سے جو تے ہیں سب کی جڑیں ہیں سے پھوٹی ہوئی ہیں تنے بڑ ما کمائے ہوئے لو شہر د کی چوٹیو تک پہنچے ہوئے لو سر معتقد مد کے آ لو خود سی حو آ گاہی کے پیے

Gul Hayat Institute

ہوئے لو   ہیں   کوسلا   کے تالیق پہ سلا

میر مطالعہ تنا سیع نہیں ہے   میں شا   ستؒ کے مکتبِ فکر سے بستہ   لیو کی شاعر میں شا شہید کی سماجی معاشی تعلیما   کی تفصیل معلو   سکو   مگر با   جا   سکا ہو سائیں کھیل شا   صاد   فقیر بید   فقیر   حل فقیر مصر   شا   فقیر لی   لیغا   بیکس فقیر   د فقیر نہی کے مکتب کے د   یش ہیں   پائے کے شاعر کر   تے ہیں   سائیں کھیل شا کو بیعت نے کے لیے بھی   چستا   سے جھو   شر   میں حضر   شا   ست شہید کی د گا جانے کا حکم ہو تھا ہما   جیکب آباد کے ممتا د   یش   چی شاعر پہلو   فقیر بھی   مبکی   سی مکتبِ فکر سے ہیں   سب کے کلا میں موجود سماجی تعلیما   کے با   میں بھی محققو کو بہت سا   کا   ما ہے

چو   بیت

یسا کبھی   ہوگا   عطا شادؔ

ہم بھی تک شا   ست کی جسمانی   یتو   کا تذ   تے   ئے ہیں مگر دنشو کی صل ست جسمانی تھو   ہوتی ہے   دنشو کو مد دینا ہو تو سے   حانی   ست د   د   با ہر دنش دشمن ہر تفکر مخا   جانتا ہے   خو   کیسویں صد   کے ترقی مافتہ مغر   کا ہو ماسولہویں صد   کے سند   چستا   کا لہٰذ جھو   کا جاگیرد بھی جانتا تھا

شا   ست کا   ست ما   طو   ترین متحا   تو   کے مقبر   کی تعمیر کے بعد شر   ہو   کا سرد   سے جد   نے کا   حلہ کر   تو   کے   کو تڑپا دینے کی سز شر ہوئی   سے   کی تعلیما   کو   نے کی کا   ئی کا منظّم آغا   ہو   کا فلسفہ کی   ندگی کا جوہر   کے جود کا حصہ   ہنے   دینے کی کا   ئی شر   ہوئی   جس طر   ہند ستا بھر میں مہاتما بد   نے برہمن   کی چولیں ہلاد   تھیں   پہلی با   ک یسے مذ ست کی بنیاد   لی جس میں خد   کا   جود نہیں تھا   چر   مند   تھا   یچ   نسا   کے بیچ پنڈ   ملاّ   تھا   بد   کے مذ ست کی

جہ سے برہمنو کی بادشاہی ختم ہوگئی تھی نسا دہوگیا تھا تا خودغو فکر بد سچ
تلا جب برہمنو کومکمل شکست ہوئی مہاتمابد کی تعلیما کابو بالا ہو تو نہو
نے ںک نئی چا چلی نہو نے مہاتمابد کی مخالفت تر د ہی کو پنے دیوتاؤ میں لا
شامل دیا یعنی کو پنا بنا کی تعلیما کامغزنکالنے میں گئے

یہی کچھ یہا شا ہ شہید حمتہ علیہ کے ساتھ ہو

جاگیرد پیر حکمرنو نے شا شہید کے نظریاتی ثر ختم نے کے لیے
کی مخالفت یکسرتر د کا تذ ہی بند دیا دنشو کی بد مو ہوتی ہے کا
نوٹس لیا جائے لہٰذ شا ہ کا تذ بند پہ شاعر ہوئی ضر لامثا بنے
ساطیر قصے تعمیر ہوئے مکمل بلیک وَ مکمل بائیکا

لے د کے گئی کی قبر کے ساتھیو کی جتماعی قبریں گنجِ شہید
سو نہیں بے ثر یاتھا چنانچہ فیو کو ںک قبر کو بے ثر نے کی فکر لاحق ہوگئی
کا کا د پے کی کربتیو نے پو دیا کربتیا برصغیر میں سو عقل پہ معطر دھوئیں کا
دبیز تہہ چڑ تی ہی ہیں جس سے خطے میں نے لاہر نیا فلسفہ ہر نیا تخیل ہر نئی یجاد گھٹ
گھٹ تی ہی ہے شا ہ شہید کے فلسفے کو بھی بڑ خوبی سے کربتی کے دھوئیں میں لپیٹ
دفن دیا گیا لوبا کے دھوئیں نے لینن سماجی نقلا کے دعی حضر یسو مسیح کے کمیو کے
نظریے کا گلا گھوٹ دیا تھا کربتی کے دھوئیں نے شا ہ کے سوشلز کو

کا دیا ہے پہ بڑ بڑ قیمتیں چادریں ہیں چاد پہ نقش نگا
ہیں نقش نگا میں آیتیں دعائیں ہیں بس کا فلسفہ نہیں ہے مر پہ قیمتی کپڑ لنے کر
بتیو عطر خوشبوؤ چادر کے د کے بوجھ سے عو لنا کے ماؤ کے
نہیں د د ظیفہ ختم ید خیر خیر پرلگا دیا گیا شا کی خود عتماد دینے لی
عوامی جد جہد کے با میں کچھ نہیں بولا جاتا بلکہ طر کے صبر کی تلقین کی جاتی ہے جس سے

مو کا ئقہ چھلکتا ہے

میر لکڑ کی ٹی میر بھو ختم دیتی ہے
جنہو نے چپڑ ٹی کھائی ہے یاد دکھ سہیں گے

یا

فرید کھی سوکھی کھا کے پینا چاہیے
کسی دسر کی چکنی چپڑ کو دیکھ جی کو ترسانا نہیں چاہیے

مو ہے فلسفہ نسا کو لکڑ کی نہیں گند کی ٹی چاہیے بھی کھی سوکھی نہیں
گھی شکر سے چپڑ ٹی چاہیے

صبر سکو کی تلقین جگالی نے لے سجاد نشینو کو خا متبر لبا میں ملبو
نہیں رہنہ لاد بخشنے تنگدستی ہٹانے دیں پو نے کی تھا ٹی بنا دیا گیا ہ ید
خرید جا سکے تو کے مقبر کے پائیں طر پیسہ نچھا کے د کی دیں خرید لینے کی
ہ چل پڑ ہے عر میں نصا سچ کے نظریے سے بھٹکا مقد مقا کو
لنگڑ لولو پاہجو مفلوجو بھکا یو چرسیو بھنگیو لونڈ با سیاستدنو کے
ہوسٹل میں بد دیا گیا جھو کی جنگ 24 ہر نقلابیو کی شہاد جتماعی کاشتکا کا نیا
نو یلا نظر مدھم ہو ہو ختم ہو چلا ہے ہر سا عر منعقد ہوتا ہے دھما گھنگر عا فا
کلا ہوتا ہے آ کے قر نی" ر صد آ مر کو پنے یاپا ظلم سے ٹے تھو سے
غسل دیتے ہیں سند یافتہ د گو شا شہید کو پنی کا بتاتے ہیں ید یوٹی پہ کے عر
کی لا دکھاتے ہیں یو کے فلسفے کو شو غل کے ید یا آنکھ کا کی
تو میں بو دیتے ہیں ہر سا شا ہؒ کی کی ہ کا تماشا ںک نہیں د نہیں بلکہ تین سو
سا سے جا ہے قربانی کے لیے مو ترین فربہ ترین دنبہ

Gul Hayat Institute

میں جب فر 2010 میں سی قصبے جھو میں شا ب کے پنے مر کے باہرلوگو سے جنگ کے سبا کی تفا معلو تا تو مجھے گاؤ لو نے یسی نظر سے دیکھا جس طر گلستا سعد ‘میں ھو کو دیکھا جاتا تھا آ کہیں سے بھی جھو شر کی طر جائیں آ کو ستے میں کوئی بو کوئی سنگِ میل نہیں ملے گا جو آ کو جھو شر کی سمت مسافت بتائے د با میں دخل ہو جائیں تو سب سے پہلے یک حمقا ب دشمن‘‘بو ملے گا جس پر لکھا ہے: عو تو کا دخلہ ممنو ہے‘‘ عو یک یسی بناد گئی ہے جسے سیکڑ سالو سے ہم کسی خانے میں فٹ ہی نہیں پا ہے یسا خطر تو سے بھی نہیں جتنا

نسانی تا یخ میں عو کو فر دا گیا ہے شا ب کا ضہ مبا کسی بھی شر لمخلو کا دخلہ ممنو ا شا کے پیر کا سے ماد پالتو حر مخلو میں نے نہیں دیکھی د با میں شا کے با میں کی تعلیما کے با میں کچھ مو د موجود نہیں ہے جھو بھر میں کے با میں کوئی پمفلٹ کوئی بر شر کوئی کتا موجود نہیں ہے خود ڈھٹھہ شہر میں کوئی کتا گھر نہیں جہا شا ب کا فلسفہ ملے علا یں تنی بڑ طو جنگ کے با میں یقینی طو پر موجود لو د کو بہت ستاد کے ساتھ منظرِ عا سے ہٹا دا گیا یو ہر طر کی کوشش کی گئی ہے یک عا پیر بن جائے جو بے لاد کو لادیں د کا بنائے سمگلر کے میں بر کت د

ہما سیکڑ مُرد غاصبو کوؤ لٹیر کو ہیر بنا نصا میں پڑ ا جاتا ہے بے شما حملہ آ کے حملو کو بڑ چڑ بیا کیا جاتا ہے مگر کا کے حق کے لیے سر کی قربانی دینے لے شا ب شہیدؒ کے ا کر می کا ہما سکولی کتابو میں موجود نہیں ہے کوئی یونیو سٹی کالج سٹر پا کے ا کی نہیں ہے کوئی چیئر کوئی تحقیقی کر شا ب سے منسو موجود نہیں ہے پہ کوئی شاعر کوئی تحقیقی کتا جو د نہیں کھتی کسی نے بھی پنی کتا کے ا منسو کی پہ کسی بھی سالے میں کبھی کوئی خصوصی یدیشن

نکلا سما کے نہیں بلکہ گھٹ کے باشند ہیں ہم

لیکن بھی حقیقت ہے شا ب شہیدؒ کی سا نقلابی کھر باہر نکالنے کی سا فیو جعتی کوششو کے با جود شا ب شہید کے ا ِ کر می سے شہید‘‘ کا لفظ نکا سکے ہی ضہ کے حاطے میں موجود گنجِ شہید ‘‘ا می سا بہت بڑ جتماعی قبر کی تجلی نو کو کا جا سکا ہے

شہید‘‘ لفظ کی جہ تسمیہ تو رین یک د سر سے پوچھیں گے ہی

تا قیامت

حو جا

1- شد حسا ین شا ب شہید جی سونح جاماخذ مو سند کی تب د کتا : سند جو سوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 39

2 شید بھٹی 2010 تصو کلاسیکی سند شاعر سند د سنگت صفحہ 26

3 سبط حسن نویدِ فکر 2008 مکتبہ دنیا چی صفحہ 186

4 شد حسا ین یضاً صفحہ 37

5 خا حمد نبی دیو د شکو سن شاعت مد د د تحقیقا پاکستا پنجا یونیوسٹی لاہو صفحہ 55

6- صوفی حضو بخش شا ب شہید مو سند کی تب د کتا : سند جوسوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 170

7 مانجھی علی صوفی شا ب شہید یں سند سلسلے جا شاعر 2010 ثقافت کھاتو حکومت سند صفحہ 130

8- شد حسا ین شا ب شہید جی سونح جاماخذ صفحہ 39

9- مو سند کی تب د کتا : سند جوسوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 125

10 صوفی حضو بخش شا ب شہید صفحہ 186

11- بھٹی شید تصو کلاسیکی سند شاعر 2010 سند دبی سنگت صفحہ 29

12- سید سبطِ حسن نوید فکر 1985 مکتبہ دنیا چی صفحہ 204

13- کو ا منظو / ننگر چنا جوکھیڑ کھائے ماہنا سنگت جولائی 2013

14- نع ٹھٹھو میر شیر علی مقالا لشعر ''صفحہ 31 حو کٹر علی مانجھی نے پنی کتا صوفی شا ب شہید یں سند سلسلے جا شاعر 2010 ثقافت کھاتو حکومت سند کے صفحہ 221 پر دیا ہے

15- صدیقی فا پر فیسر شا ب شہید صوفی پبلیکیشن ما 2006 صفحہ 73

16- خدا ا خا خط بنا پسر جھو جنگ جے مید تا مو سند کی تب د کتا : سند جوسوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 217

17- شد حسا ین سند جو پہریو عی سد مو سند کی تب د کتا : سند جو سوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 82

18 صوفی حضو بخش شا ب شہید صفحہ 202

19- ملتا کے صوبید سید حسین خا کے ملے کامید جنگ سے خط: جھو ر '' مو سند کی تب د کتا : سند جوسوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 219

20- مہر سو صوفی شا ب حمت علیہ جنا مو سند کی تب د کتا : سند جو سوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 31

21- شد حسا ین شا ب شہید جی سونح جاماخذ صفحہ 43 64

22 صوفی حضو بخش صوفی شا ب شہید صفحہ 170

23- بھٹی شید تصو کلاسیکی سند شاعر 2010 سند دبی سنگت صفحہ 31

24- سید سبطِ حسن نویدِ فکر 1985 مکتبہ دنیا چی صفحہ 412

25- سید جی یم شا ب مو سند کی تب د کتا : سند جوسوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 103

26- صوفی حضو بخش صوفی شا ب شہید صفحہ 112

27- سجن بھٹو سند کا عی نظا جد جہد یسر فو جلد 5 کتوبر 1989 چی صفحہ 11

28 شا ب شہید کیڈمی 2011 صفحہ 27

29- چنا محبو علی شا شہید صوفی مو سند کی تب د کتا سند جوسوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 146

30- سوبھر رمل د جھو شر مو سند کی تب د کتا : سند جوسوشلسٹ صوفی 2003 سند ساھت گھر حید آباد صفحہ 239

31- شد حسا ین شا ب شہید جی سونح جاماخذ صفحہ 39

* فیڈ کاسٹر کے لفا تا یخ میر بے گناہی کی منادما تی پھر گی'' فقر نہو نے عدل میں کہا تھا جب مونکیڈ بغا کی ناکامی پر کر کیا گیا تھا

Gul Hayat Institute